# چھپے راز

## ○ اہل حدیث
## اور
## ضعیف حدیثیں

اہل حدیث
اور
ضعیف حدیثیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث حضرات اپنی ہر کتاب میں یہ باور کراتے ہیں کہ یہ کتاب صحیح احادیث پر مشتمل ہے نتیجۃً اُنکا اندھا مقلد اُس کتاب کی ہر حدیث کو صحیح سمجھ کر دوسروں پر حدیث کی مخالفت کے فتوے داغنے لگ جاتا ہے۔

احادیث کو صحیح اور ضعیف قرار دینے کا یہ سارا عمل شاید فرقہ پرستی، کاروباری گروہ بندی اور کتابوں کی مارکیٹنگ کے تناظر میں ہو رہا ہے لہٰذا اُنکے ہر عالم کی آواز دوسرے سے جدا ہے جسکا اندازہ آپ آئندہ گفتگو سے لگا سکیں گے اسکا خلاصہ یہ ہے کہ:

☆ صلاۃ الرسولؐ سیالکوٹی کی (۲۶) ضعیف حدیثوں کو ایک حاشیہ نگار شواہد کی بناء پر صحیح کہتا ہے تو دوسرا حاشیہ نگار انہی (۲۶) ضعیف حدیثوں کو انہی شواہد کی بناء پر حسن کہتا ہے۔

☆ صلاۃ الرسولؐ کی (۲۴) ضعیف حدیثوں کو ایک حاشیہ نگار شواہد کی بناء پر صحیح یا حسن کہتا ہے تو دوسرا حاشیہ نگار اِن شواہد کو نظر انداز کرتے ہوئے اِن (۲۴) احادیث کو ضعیف کہتا ہے۔

☆ صلاۃ الرسول کی (۱۷) حدیثوں کو ایک حاشیہ نگار صحیح کہتا ہے تو دوسرا انہیں حسن کہتا ہے

☆ صلاۃ الرسول کی (۳۳) حدیثوں کو ایک حاشیہ نگار حسن کہتا ہے اور دوسرا ضعیف کہتا ہے۔

☆ صلاۃ الرسول کی (۳۲) حدیثوں کو ایک حاشیہ نگار صحیح کہتا ہے اور دوسرا ضعیف کہتا ہے۔

☆ صلاۃ الرسول کی (۷) حدیثوں کو ایک حاشیہ نگار صحیح کہتا ہے دوسرا حسن کہتا ہے، جبکہ تیسرا ضعیف کہتا ہے۔

اِدھر سلفی اُدھر سلفی کِسے مانے کِسے چھوڑیں ☆ اسے مانا نہیں جاتا اُسے چھوڑا نہیں جاتا

ایک کتاب پر ایک ہی مسلک کے تین معاصر حاشیہ نگار جب ایک ہی حدیث کے صحیح، حسن یا ضعیف ہونے کی بابت اسقدر تضاد اور باہمی خانہ جنگی کا شکار ہوں تو انکا اندھا مقلد تحقیق و ریسرچ کے نام پر کس کو صحیح سمجھے اور کس کو غلط؟

http://annaimedia.co

اس صورتحال سے ایک اور حقیقت کھل کر سامنے آ گئی کہ اِس سطح کے غیر مقلد علماء جب اپنی کسی دلیل (حدیث) پر صحیح ہونے کا حکم لگائیں یا اپنے مخالف کی دلیل (حدیث) پر ضعیف ہونے کا حکم لگائیں تو اُنکی تصحیح وتضعیف پر کیا اعتماد باقی رہ گیا؟!

☆ الغرض خود اہل حدیث سکالرز کی تحقیق کے مطابق سیالکوٹی صاحبؒ کی ''صلاۃ الرسولؐ '' میں ضعیف حدیثوں کی مجموعی تعداد (۱۵۵) ہے۔

☆ آئندہ گفتگو سے آپ اندازہ لگا سکیں گے کہ اہل حدیث حضرات کا یہ دعویٰ کہ '' وہ صرف صحیح یا حسن حدیثوں پر عمل کرتے ہیں اور ضعیف حدیثون پر عمل نہیں کرتے'' صرف زبانی جمع خرچ ہے اور کچھ نہیں۔

☆ ''صلاۃ الرسولؐ '' کے حاشیہ نگار سندھو صاحب نے سیالکوٹی صاحب کا عذر یوں پیش کیا کہ ''موصوف جس ماحول میں تھے اسمیں صحیح اور ضعیف حدیث میں تمیز بہت کم کی جاتی تھی، اور ضعیف احادیث سے حجت لینے اور ان پر عمل کرنے سے بہت کم اجتناب کیا جاتا تھا''۔ (القول المقبول ص ۱۴)

گویا ساٹھ سال سے غیر مقلد حضرات ان ضعیف حدیثوں پر عمل کرتے چلے آ رہے ہیں۔ لیکن اب ان ۱۵۵ ضعیف حدیثوں کے تعیّن کے باوجود ''صلاۃ الرسولؐ'' اسی طرح چھپ رہی ہے گویا موصوف سیالکوٹی صاحب والا ماحول تا حال جوں کا توں ہے لیکن دعویٰ پھر بھی صرف صحیح حدیثوں پر عمل کا ہے۔

نہ وہ بدلا نہ تم بدلے نہ یاران سخن بدلے
میں کیسے اعتبار انقلاب آسماں کرلوں؟

☆ بہر حال آئندہ گفتگو میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ سب اہل حدیث مصنفوں کے حوالے سے پیش کیا گیا ہے۔

# اہل حدیث اور ضعیف حدیثیں

**سنی:** محترم کیا آپ بتانا پسند کریں گے کہ ضعیف حدیثوں کی بابت آپ حضرات کا کیا موقف ہے؟

**غیر مقلد:** ضعیف حدیثیں آپ مقلدین کو مبارک ہوں، ہمارے علماء، خطباء، ادباء، امام اور مصنف تو صرف صحیح حدیثوں پر عمل کرتے ہیں۔ خاص طور پر صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیثوں پر۔

**سنی:** سنا ہے کہ ضعیف اور غریب اہل حدیث حضرات ضعیف حدیثوں پر بھی عمل کرتے ہیں، جبکہ امیر اہل حدیث کا دعویٰ ہے کہ وہ اس پر عمل کے قائل نہیں۔ کیا یہ بات درست ہے؟

**غیر مقلد:** یہ ہوائی کسی دشمن نے اُڑائی ہوگی۔ ہمارے ہاں ضعیف حدیث کے حوالے سے امیر اور غریب کی کوئی تفریق نہیں۔ ہم سب ایک ہیں۔

**سنی:** یہ فتاویٰ ستاریہ کن لوگوں کا ہے؟

**غیر مقلد:** یہ جماعت غرباء اہل حدیث کا ہے اور ان کے دوسرے امام عبدالستار صاحب کی طرف منسوب ہے۔

**سنی:** غرباء اہل حدیث کے اس ''فتاویٰ ستاریہ'' میں لکھا ہے کہ ''ضعیف حدیث بھی قابل عمل ہوتی ہے''۔ (دیکھئے ۴/۳۷)

**غیر مقلد:** ایسا نہیں جناب! دیکھیں ہماری ۱۹۹۸ء کی کتاب ''نماز نبوی'' صفحہ ۳۰ کے حاشیہ میں لکھا ہوا ہے کہ ''بہتر یہی ہے کہ ضعیف حدیث سے استدلال کا دروازہ بند ہی رہنے دیا جائے''۔ جبکہ یہی نماز نبوی ۲۰۰۵ء میں مکتبہ بیت السلام سے شائع ہوئی تو یہ بہتر کام ضروری ہوگیا اور اس کے صفحہ ۱۱ پر اسی عبارت کو یوں لکھا گیا: ''ان حقائق کے

پیش نظر ضروری ہے کہ ضعیف حدیث سے استدلال کا دروازہ بند رہنے دیا جائے"۔

**سنی**: عجیب تضاد ہے کہ فتاویٰ ستاریہ میں ضعیف حدیث کو قابل عمل کہا جائے، ۱۹۹۸ء میں ضعیف سے استدلال نہ کرنے کو بہتر کہا جائے اور اس سے سات سال بعد ۲۰۰۵ء میں وہی حاشیہ نگار ضعیف سے استدلال نہ کرنے کو ضروری قرار دے۔

الغرض یہی تو وہ فرق ہے جس کی خود آپ نے وضاحت کر دی کہ ضعیف حدیث کی بابت امراء اہل حدیث کا موقف غرباء اہل حدیث سے مختلف ہے۔ بلکہ اس کی تائید تسہیل الوصول کے ایک حاشیہ نگار کے اس جملے سے بھی ہوتی ہے کہ "ضعیف راوی کی روایت وہی پیش کر سکتا ہے جو خود اس کی طرح ضعیف ہو"۔ (دیکھئے ص ۱۵۱)۔

تو بیچارے غرباء اہل حدیث ضعیف حدیثوں کا سہارا نہ لیں تو کیا کریں؟

**غیر مقلد**: بہر حال یہ جماعت غرباء اہل حدیث کا معاملہ ہے آپ ان سے پوچھیں۔

**سنی**: تو کیا حکیم صادق سیالکوٹی صاحب کا تعلق بھی جماعت غرباء اہل حدیث سے تھا؟

**غیر مقلد**: آپ کو کس چیز نے یہ سوال کرنے پر متوجہ کیا؟

**سنی**: دراصل حکیم سیالکوٹی صاحب نے بھی صلاۃ الرسولؐ میں ضعیف حدیثوں کی بھرمار کی ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حکیم سیالکوٹی صاحب کا تعلق بھی اہل حدیث کے ضعیف طبقے غرباء اہلحدیث سے تھا۔

**غیر مقلد**: صلاۃ الرسولؐ کے بارے میں یہ آپ لوگوں کا غلط پروپیگنڈہ ہے۔ اس میں تو جا بجا لکھا ہوا ہے کہ یہ کتاب احادیث صحیحہ سے مزیّن کر کے لکھی گئی ہے۔

(دیکھئے صفحہ ۶، ۷، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۵)

**سنی**: کیا آپ کے علم میں ہے کہ صلاۃ الرسولؐ میں سیالکوٹی صاحب نے تقریباً (۱۵۵) ایک سو پچپن ضعیف حدیثیں درج کی ہیں۔ اِسی صورتحال کی بابت شاعر کہتا ہے:

سرورق پر یہی ہے لکھا　　کہ سب احادیث ہیں صحیحہ
کتاب کھولی تو میں نے دیکھا　　بھری روایات ہیں ضعیفہ

**غیر مقلد** : یہ تو ہمارے مسلک کی بڑی معتبر کتاب ہے، پچاس سال سے ہم اس کو اپنے مسلک کی اشاعت کے لئے استعمال کر رہے ہیں، لہٰذا اس میں ۱۵۵ ضعیف حدیثوں والی ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی۔

**سنی**: جناب ''اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے'' آپ کی اس کتاب صلاۃ الرسولؐ پر آپ کے ایک سکالر ڈاکٹر لقمان سلفی صاحب و دیگر علماء اہل حدیث نے جو حاشیے لکھے ہیں اُن میں انہوں نے خود اس حقیقت کی نشاندہی کی ہے۔

**غیر مقلد**: یہ ڈاکٹر لقمان سلفی کون صاحب ہوتے ہیں؟

**سنی**: یہ ہندوستان کے بہت مشہور شخص ہیں اب سعودیہ کے دارالحکومت ریاض میں رہتے ہیں۔ اور صلاۃ الرسولؐ پر ان کا یہ حاشیہ دار الداعی ریاض کی طرف سے چھپا ہوا ہے۔

**غیر مقلد** : اب آپ نے پتے کی بات کی، ہندوستان والے ہر معاملہ میں پاکستان والوں کو نیچا دکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ ان کی یہ کاوش بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

**سنی** : جناب یہ لقمان سلفی صاحب پاکستان کے مختلف سلفی مدارس اور سلفی شخصیات کی مالی معاونت بھی کرتے ہیں، آپ انہیں انڈین پاکستانی زاویہ سے نہ دیکھیں۔ نیز اسی کتاب ''صلاۃ الرسولؐ'' کا ایک حاشیہ جناب عبدالرؤف سندھو صاحب پاکستانی نے ''القول المقبول'' کے نام سے لکھا ہے اور زبیر علی زئی صاحب پاکستانی نے ایک حاشیہ ''تسہیل الوصول'' کے نام سے لکھا ہے۔ اس میں بھی کتاب صلاۃ الرسولؐ کی ضعیف احادیث کی نشاندہی کی گئی ہے۔ جس سے آپ اندازہ لگا سکیں گے کہ غرباء اہل حدیث کی

طرح امراء اہل حدیث بھی ضعیف حدیثوں کو سینے سے لگاتے ہیں۔ لہٰذا اس تناظر میں سب اہل حدیث برابر ہیں۔ اور غالباً اسی تناظر میں نماز نبوی کے مقدمہ (ص ۲۲) پر صلاۃ الرسولؐ سیالکوٹی کو بھی ان کتابوں میں شمار کیا گیا ہے جن میں ضعیف روایات موجود ہیں۔

انہی کی محفل سنوارتا ہوں چراغ میرا ہے رات ان کی
انہی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں زبان میری ہے بات ان کی

**غیر مقلد**: دراصل حکیم سیالکوٹی صاحب کی کتاب ''صلاۃ الرسولؐ'' میں ضعیف حدیثیں آنے کا سبب عبدالرؤف صاحب نے ذکر کیا ہے کہ: ''موصوف جس ماحول میں تھے اس میں صحیح اور ضعیف حدیث میں تمیز بہت کم کی جاتی تھی، اور ضعیف احادیث سے حجت لینے اور ان پر عمل کرنے سے بہت کم اجتناب کیا جاتا تھا'' (القول المقبول ص:۱۴)

نیز تسہیل الوصول کا ناشر لکھتا ہے: ''جس دور میں یہ کتاب لکھی گئی تھی اس دور میں تحقیق وتخریج کے وہ مواقع میسر نہ تھے جو آج کے کمپیوٹرائزڈ ترقی یافتہ دور میں موجود ہیں۔'' (ص:۱۷)

الغرض اس دور میں حدیثوں کا کمپیوٹرائزڈ سلسلہ نہیں تھا لہٰذا یہ تساہل ہو گیا ہوگا لیکن بعد کے مصنفوں نے اس بات کا بہت خیال رکھا۔

**سنی**: یہاں مجھ سے پہلے ہر غیر مقلد کو سوال کا یہ حق پہنچتا ہے جنہوں نے سیالکوٹی صاحب کی اندھی تقلید میں بلاتحقیق اُن پر اعتماد کر کے اس کتاب پر عمل کیا اُنہیں کیا معلوم کہ اس میں (۱۵۵) ضعیف حدیثوں پر بھی عمل کرایا جا رہا ہے۔ نیز جو غیر مقلد انہی ضعیف حدیثوں پر عمل کرتے ہوئے مر چکے ہیں ان کی نمازوں کا کیا بنے گا؟ جبکہ انہیں تو یہ باور کرایا گیا تھا کہ اس کتاب میں صحیح حدیثیں ہیں اور ضعیف حدیثوں پر عمل کرنا صرف حنفیوں کا کام ہے انہیں کیا معلوم کہ اپنا آنگن بھی ضعیف حدیثوں سے بھرا ہوا ہے؟

**غیر مقلد** : رات گئی بات گئی۔ آپ پرانے دور کی باتیں نہ کریں۔ نئے دور کے مصنفین نے ایسا نہیں کیا، لہٰذا آپ سب اہل حدیثوں پر ایک ہی حکم نہ لگائیں۔

**سنی** : تو کیا آپ نے صلاۃ الرسولؐ سیالکوٹی کی اشاعت بند کر دی ہے؟ یا اُس کتاب میں سے متعلقہ ضعیف حدیثیں نکال دی ہیں؟ یا اُن ضعیف حدیثوں پر عمل بند کر دیا ہے؟ یا جن لوگوں کے پاس یہ کتاب موجود ہے اُنکو اسکے مطالعے اور اسپر عمل کرنے سے روک دیا ہے؟ جب ایسا نہیں کیا تو غلط فہمی اور سوال اپنی جگہ قائم ہے۔ نیز آپ کے علم میں اضافہ کے لئے عرض ہے کہ انہی سکہ بند (۱۵۵) ضعیف حدیثوں کا موازنہ آپ کی جدید کتابوں سے کیا تو واضح ہوا کہ ان میں سے درج ذیل تقریبی تعداد آپکی ان کتابوں میں بھی موجود ہے۔

(۱) ''صلاۃ المصطفیٰ'' از شیخ الحدیث جانباز صاحب میں ان میں سے (۵۰) ضعیف حدیثیں موجود ہیں۔

(۲) ''قد قامت الصلاۃ'' از خواجہ محمد قاسم میں ان میں سے (۱۹) ضعیف حدیثیں موجود ہیں۔ اِس کتاب کی بابت زبیر علی زئی صاحب بھی نماز نبوی کے مقدمہ میں لکھتے ہیں: اس کتاب میں بھی ضعیف و مردود روایات آ گئی ہیں۔ (ص ۲۳)

(۳) ''کتاب الصلاۃ'' از اقبال کیلانی میں ان میں سے (۱۱) ضعیف حدیثیں ہیں۔

(۴) ''رسول اکرم ﷺ کی نماز'' از مولانا اسماعیل سلفی میں ان میں سے (۱۱) ضعیف حدیثیں موجود ہیں۔

(۵) نماز نبوی میں بھی ان میں سے گیارہ ضعیف حدیثیں درج کی گئی ہیں۔

واضح رہے کہ ان (۱۵۵) حدیثوں کے علاوہ جو نئی ضعیف حدیثیں ان کتابوں میں ہیں وہ ان کے علاوہ ہیں۔ جبکہ ان سب کتابوں میں یہ باور کرایا گیا ہے کہ یہ کتاب

صحیح حدیثوں پر مشتمل ہے۔ الغرض معلوم ہوا کہ قدیم وجدید اہل حدیث، امیر اور غریب اہل حدیث سبھی ضعیف حدیثوں کو سینے سے لگائے بیٹھے ہیں۔ اور یہ سب کچھ ان کی اپنی تحریروں اور حاشیوں کی روشنی میں ہے۔

نرالے ہیں زمانے سے یہ سلفی مجتہد سارے
احادیث ضعیفہ سے خود استدلال کرتے ہیں
اگر کوئی دوسرا اپنائے ایسی ہی روایت کو
تو اس کے سب دلائل کا یہ استحصال کرتے ہیں

**غیر مقلد**: میں بڑے افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ ان نوجوان حاشیہ نگاروں نے اپنے علم کی دھاک بٹھانے کے لئے سیالکوٹی صاحبؒ کی صلاۃ الرسولؐ پر ایسے حاشیے لکھ کر مسلک اہل حدیث کے سربستہ راز فاش کر دیئے ہیں۔ اور ہمیں فائدہ کی بجائے الٹا نقصان ہوا اور بدنامی اٹھانی پڑی ہے۔

نہ شکوہ مجھکو اپنوں سے نہ شکوہ مجھکو غیروں سے
مجھے شکوہ ہے مالی سے چمن جس نے اُجاڑا ہے

**سنی**: تو کیا اس نقصان اور بدنامی کا اندازہ ان حاشیہ نگاروں کو نہیں تھا؟

**غیر مقلد**: ''ہر بات بتانے کی نہیں ہوتی'' ہمارے حلقے میں صلاۃ الرسولؐ سیالکوٹی کی مارکیٹ مانگ کو دیکھتے ہوئے شاید ان نوجوانوں نے اپنا کاروبار چمکانے کے لئے اس پر حاشیے لکھے اور ''صلاۃ الرسولؐ'' سیالکوٹی کے نام پر ان کی مارکیٹنگ کی، جب عبدالرؤف صاحب کا پہلا حاشیہ ہاتھوں ہاتھ نکلا تو ان حاشیوں کی لائین لگ گئی، اور ایک ہی کتاب پر تین حاشیے معرض وجود میں آ گئے۔

**سنی**: آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا؟ یہ تین حاشیے تو آپ کے اپنے لوگوں نے لکھے

ہیں۔ اگر کسی حنفی نے اس کتاب پر حاشیہ لکھ دیا تو پتہ نہیں ضعیف حدیثوں کی تعداد (۱۵۵) سے بڑھ کر کتنی زیادہ ہو جائے گی۔

**غیر مقلد:** ایسا نہ کیجئے گا ہم تو ابھی تک اپنوں کے وار برداشت نہیں کر سکے۔

## دھوکا دہی x 9 = ؟

**سنی:** کیا آپ سمجھتے ہیں کہ سیالکوٹی صاحب نے جان بوجھ کر ضعیف حدیثوں کو بیان کیا اور اُن کے ضعیف ہونے کی وضاحت نہیں کی۔

**غیر مقلد:** میں نہیں سمجھتا کہ ایسا ہو، چونکہ نماز نبوی کے (ص ۲۸) پر لکھا ہے کہ امام مسلم فرماتے ہیں: ”جو شخص ضعیف حدیث کے ضعف کو جاننے کے باوجود اس کے ضعف کو بیان نہیں کرتا تو وہ اپنے اس فعل کی وجہ سے گناہ گار اور عوام الناس کو دھوکا دیتا ہے“۔

**سنی:** لیکن صلاۃ الرسول کے حاشیہ نگار سندھو صاحب نے تو سیالکوٹی صاحب پر سخت گرفت یوں کی ہے کہ: ”تاہم اس مقام پر جو بات قابل مؤاخذہ ہے وہ یہ ہے کہ ان ضعیف احادیث میں سے بعض ایسی احادیث بھی ہیں جن کے ضعیف ہونے کی صراحت خود اُن کتب میں موجود ہے جن کے حوالے سے اُن کو ذکر کیا گیا ہے، ملاحظہ ہوں درج ذیل حدیثیں۔ ۱۶، ۸۸، ۹۵، ۱۱۰، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۴، ۲۴۸، ۲۵۷۔ لیکن موصوف نے اُن کو ذکر کرتے وقت اُن کے ضعف کی طرف اشارہ تک بھی نہیں کیا اور یہ محققین کے نزدیک جائز نہیں“۔ (القول المقبول ص ۱۴، ۱۵)

اب تم بتاؤ کہ نماز نبوی میں تو ایک حدیث کا تذکرہ ہے جبکہ یہاں تو سندھو صاحب نے نو حدیثیں گنوا دیں اب امام مسلم کے تبصرے کو ۹ سے ضرب دیدیں۔ اس صورتحال میں صلاۃ الرسولؐ سیالکوٹیؒ پر بطور خاص اور دیگر اہل حدیثوں پر عموماً کیونکر اعتماد کیا جا سکتا ہے؟

**غیر مقلد**: یہ تو بڑی ہی بھیانک صورتحال ہے، جو میرے لئے ایک انکشاف سے کم نہیں۔ اس صورتحال میں اہل حدیث مصنفوں پر میرا اعتماد مجروح ہوا ہے اور میرے جذبات کو ٹھیس پہنچی ہے۔ البتہ اِس اِنکشاف پر میں سندھو صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

**سنی**: یہ آپ کے ذاتی تاثرات ہیں میں تو یہی کہہ سکتا ہوں:

رہِ حیات میں جو بھٹک رہے ہیں ہنوز
بزعم خویش وہ اٹھے ہیں رہبری کے لیے

## ضعیف نوازی کا پس منظر:

اچھا یہ بتایئے کہ دس سال پہلے تک کے غیر مقلد ضعیف حدیث کی بابت نرم گوشہ رکھتے تھے اور اُنہیں اِس بارے میں زیادہ شعور نہ تھا کیا اب یہ شعور بیدار ہونا شروع ہوا ہے؟

**غیر مقلد**: ہرگز نرم گوشہ نہیں تھا، بھلا آپ نے اتنی بڑی بات کس بناء پر کہہ دی؟

**سنی**: ۲۰۰۰ء میں صلاۃ الرسولؐ سیالکوٹی کے غیر مقلد حاشیہ نگار سندھو صاحب لکھتے ہیں: مؤلف رحمہ اللہ نے اس کتاب میں متعدد ضعیف حدیثیں بھی ذکر کر دی ہیں، دراصل موصوف جس ماحول میں تھے اس میں صحیح اور ضعیف حدیث میں تمیز بہت ہی کم کی جاتی تھی اور ضعیف احادیث سے حجت لینے، استدلال کرنے اور ان پر عمل کرنے سے بہت کم اجتناب کیا جاتا تھا۔ اس لیے انہیں ہم اس بارے میں معذور سمجھتے ہیں۔

(القول المقبول ص:۱۴)

سیالکوٹی صاحب کی یہ کتاب تاحال پڑھی جارہی ہے اور غیر مقلد اس پر عمل پیرا ہیں گویا یہ سب لوگ ضعیف احادیث سے استدلال کرنے اور ان پر عمل کرنے میں بہت کم اجتناب کرتے ہیں، لیکن اُنہیں معذور کیوں سمجھا جارہا ہے؟ کیا اس لئے کہ وہ آپکے اپنے

غیر مقلد ہیں؟ نیز سندھو صاحب کی اس نشاندہی کے بعد کیا صلاۃ الرسول سیالکوٹی کی اشاعت روک دی گئی؟ کیا لوگوں نے اُسے اپنے گھروں سے نکال دیا؟ کیا اس کا پڑھنا اور اس پر عمل کرنا بند کر دیا؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو اس کا واضح مطلب یہ ہوا کہ ضعیف حدیثوں سے استدلال اور ان پر عمل کا سلسلہ تا حال جوں کا توں جاری و ساری ہے۔

**غیر مقلد**: مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ ان سلفی حاشیہ نگاروں نے مسلک اہل حدیث کے سربستہ راز فاش کر کے مسلک اہل حدیث کی کونسی خدمت کی ہے؟ انہوں نے اپنی کمزوریاں بتا کر اپنے ہی پاؤں پر کلہاڑی ماری ہے شاید وہ بھول گئے کہ اُن کا آشیانہ بھی اسی شاخ پر ہے جسے وہ کاٹ رہے ہیں۔

**سنی**: تمہاری تحریک اپنے خنجر سے آپ ہی خودکشی کریگی
جو شاخ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہوگا

الغرض سیالکوٹی صاحبؒ کی صلاۃ الرسولؐ تمہارے مسلک کی وہ کتاب ہے جس کی اہمیت وافادیت کا ڈھنڈورہ آج تک پیٹا جا رہا ہے حتیٰ کہ ۲۰۰۵ء میں اُسے زیادہ معتبر اور خرابیوں سے مبرّا، مایۂ ناز اور بے نظیر کتاب قرار دیا گیا ہے (تسہیل الوصول ص ۱۷، القول المقبول ص ۱۱) جب اس کا یہ حال ہے تو انہی کے ماحول میں لکھی جانے والی دوسری کتابوں کا کیا حال ہوگا؟ چونکہ بقول سندھو صاحب اس ماحول میں ضعیف احادیث سے بہت کم اجتناب کیا جاتا تھا اور یہ سب کتابیں چونکہ آج تک پڑھی جا رہی ہیں لہٰذا یہ سب غیر مقلد ضعیف حدیث سے بہت کم اجتناب کرتے ہیں۔

قیاس کن زگلستان من بہار مرا
(میرے باغ کو دیکھ کر میرے موسم بہار کا اندازہ خود ہی کرلو)

**غیر مقلد**: وہ تو ہو ہی گیا ہے۔ کوئی کسر باقی رہ گئی ہے؟

نہ شکوہ مجھکو اپنوں سے نہ شکوہ مجھکو غیروں سے
مجھے شکوہ ہے مالی سے چمن جس نے اُجاڑا ہے

# ضعیف حدیث اور شواہد

**غیرمقلد**: بعض ضعیف حدیثوں کی بابت تو میں نے دیکھا ہے کہ ہمارے علماء شواہد کی بناء پر ان ضعیف حدیثوں پر عمل کر لیتے ہیں۔

**سنی**: میرے بھولے بھائی! صرف صلاۃ الرسول سیالکوٹی میں سندھو صاحب اور زبیر علی زئی صاحب نے تقریباً ساٹھ ساٹھ مقامات پر شواہد کا ذکر کیا ہے جبکہ لقمان سلفی صاحب نے پندرہ حدیثوں کے شواہد کا ذکر کیا ہے سوال یہ ہے کہ کیا سیالکوٹی صاحب کے زمانہ میں یہ شواہد موجود نہیں تھے کہ انہوں نے تو ذکر نہ کیا اب دس سال کے اندر اندر شواہد کا اتنا بھرپور ذکر ہونے لگا؟

**غیرمقلد**: آپ کو اس پر کیا اعتراض ہے؟ ہماری کتاب تسہیل الوصول میں رفع یدین کی ایک ضعیف حدیث کو صحیح ثابت کرنے کیلئے لکھا ہے کہ: ”اصول حدیث کا یہ متفقہ مسئلہ ہے کہ جو روایت شواہد کے ساتھ صحیح ثابت ہو جائے اسے صحیح ہی تسلیم کیا جاتا ہے“ (ص ۱۹۵)۔

**سنی**: محترم! مسئلہ کی حد تک تو یہ ایک حقیقت ہے، لیکن تمہارے مصنفین اور حاشیہ نگاروں نے کتنی ہی علمی حقیقتوں کا خون کیا ہے؟

**غیرمقلد**: آپ نے تو مجھے چونکا دیا، بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ آپ اس کی وضاحت کریں۔

**سنی**: تحقیق و ریسرچ کا دعویٰ تم لوگ کرتے ہو اور وضاحتیں ہم سے مانگتے ہو: صلاۃ الرسولؐ سیالکوٹیؒ صاحب کی ضعیف حدیثوں کی بابت سندھو صاحب اور زبیر صاحب نے تقریباً ساٹھ جگہوں پر شواہد کا ذکر کیا ہے ان میں سے چھبیس حدیثوں کو ایک حاشیہ نگار

شواہد کی بناء پر صحیح کہتا ہے تو دوسرا حسن کہتا ہے جبکہ ان میں سے چوبیس حدیثوں کو ایک حاشہ نگار شواہد کی بناء پر صحیح یا حسن کہتا ہے تو دوسرا ضعیف کہتا ہے صرف دس حدیثوں میں ان کا اتفاق ہے۔ زیادہ تفصیل میں جانے سے پہلے آپ یہ بتائیں کہ ان پچاس مقامات پر اصول حدیث کا یہ متفقہ فیصلہ غیر متفقہ کیوں ہو گیا؟ نیز شواہد کی بناء پر حدیث کو صحیح تسلیم کرنے کی بجائے اس اصول کو مسترد کیوں کیا گیا؟

وہ کہ جو اپنی ہی منزل سے نہیں ہیں واقف
منزلِ ملتِ آشفتہ کے نگران ہو نگے

**غیر مقلد**: آپ نے تو بڑی گہری تحقیق کی ہے، میری توجہ تو کبھی اس طرف نہیں گئی۔ آپ ذرہ اس بات کی مزید وضاحت کریں۔

**سنی** : ملاحظہ کیجئے ان چھبیس مقامات کی فہرست جن کو ایک حاشیہ نگار شواہد کی بناء پر صحیح کہتا ہے تو دوسرا اسے صحیح ہی تسلیم کر لینے کی بجائے حسن قرار دیتا ہے:

## ۲۶ تضاد صحیح اور حسن مع شواہد

(ص= صحیح ص+ شواهد= صحیح مع شواہد ح= حسن ح غ= حسن لغیرہ)

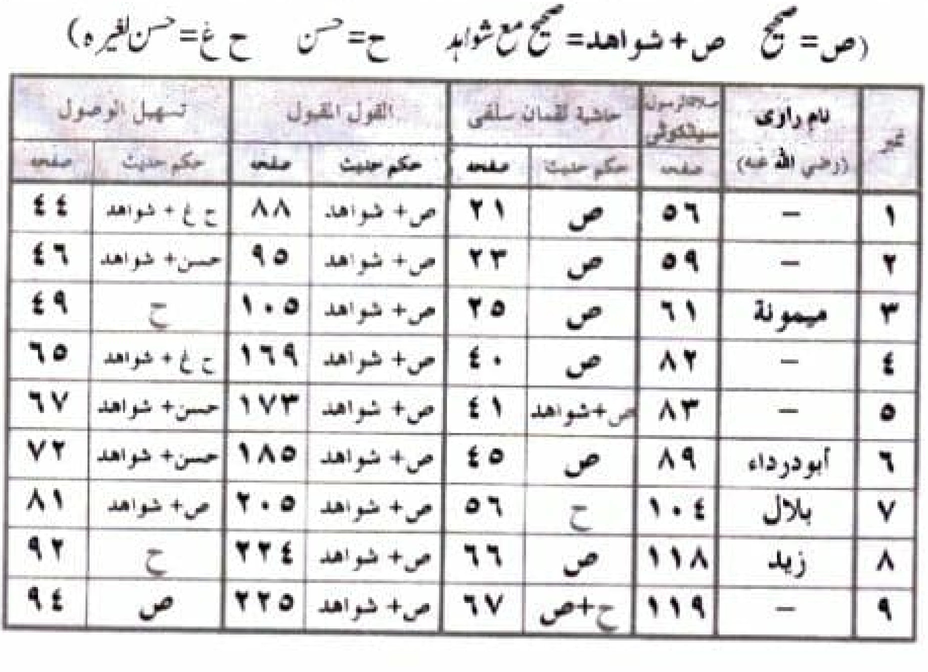

(ص= صحیح ص+ شواهد= صحیح مع شواہد ح= حسن ح غ= حسن لغیرہ)

| نمبر | نام راوی (رضی اللہ عنہ) | صلاۃ الرسول سیالکوٹی | حاشیہ لقمان سلفی | | القول المقبول | | تسہیل الوصول | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | صفحہ | حکم حدیث | صفحہ | حکم حدیث | صفحہ | حکم حدیث | صفحہ |
| ١ | — | ٥٦ | ص | ٢١ | ص+ شواهد | ٨٨ | ح غ + شواهد | ٤٤ |
| ٢ | — | ٥٩ | ص | ٢٣ | ص+ شواهد | ٩٥ | حسن+ شواهد | ٤٦ |
| ٣ | میمونة | ٦١ | ص | ٢٥ | ص+ شواهد | ١٠٥ | ح | ٤٩ |
| ٤ | — | ٨٢ | ص | ٤٠ | ص+ شواهد | ١٦٩ | ح غ + شواهد | ٦٥ |
| ٥ | — | ٨٣ | ص+شواهد | ٤١ | ص+ شواهد | ١٧٣ | حسن+ شواهد | ٦٧ |
| ٦ | ابودرداء | ٨٩ | ص | ٤٥ | ص+ شواهد | ١٨٥ | حسن+ شواهد | ٧٢ |
| ٧ | بلال | ١٠٤ | ح | ٥٦ | ص+ شواهد | ٢٠٥ | ص+ شواهد | ٨١ |
| ٨ | زید | ١١٨ | ص | ٦٦ | ص+ شواهد | ٢٢٤ | ح | ٩٢ |
| ٩ | — | ١١٩ | ح+ص | ٦٧ | ص+ شواهد | ٢٢٥ | ص | ٩٤ |

(ض = ضعیف   ص + شواهد = صحیح مع شواہد   ح = حسن   ح + شواهد = حسن مع شواہد)

| نمبر | نام راوی (رضی اللہ عنہ) | صلاۃ الرسول سیالکوٹی | حاشیہ لقمان سلفی | | القول المقبول | | تسهيل الوصول | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | صفحہ | حکم حدیث | صفحہ | حکم حدیث | صفحہ | حکم حدیث | صفحہ |
| ١ | أنس | ٣٦ | ض | ٩ | ض | ٥٣ | ح غ + شواهد | ٣١ |
| ٢ | – | ٥٣ | ض | ١٩ | ص + شواهد | ٧٣ | ص | ٤١ |
| ٣ | – | ٥٥ | ض | ٢٠ | حسن + شواهد | ٨٠ | حسن + شواهد | ٤٤ |
| ٤ | أبوهريرة | ٦٠ | ص | ٢٤ | ص + شواهد | ١٠٢ | ض | ٤٩ |
| ٥ | عائشة | ٧٧ | ض | ٣٧ | ص | ١٥٥ | ح غ + شواهد | ٦١ |
| ٦ | أبوامامة | ٧٨ | ض | ٣٧ | ص + شواهد | ١٦٣ | حسن + شواهد | ٦١ |
| ٧ | – | ١٣٦ | ض | ٧٨ | ص + شواهد | ٢٤٧ | حسن + شواهد | ١٠٥ |
| ٨ | – | ١٣٦ | ض | ٧٨ | ص + شواهد | ٢٤٩ | ض + ح لغيره | ١٠٥ |
| ٩ | – | ١٣٨ | سند ضعيف | ٨٠ | سند ضعيف | ٢٥٦ | ح غ + شواهد | ١٠٧ |
| ١٠ | ابن مسعود | ١٥١ | ض | ٨٨ | ص + شواهد | ٢٨١ | ص + شواهد | ١١٨ |
| ١١ | – | ١٢٨ | ض | ١٠٠ | حسن + شواهد | ٣٠٨ | حسن لغيره | ١٣٢ |
| ١٢ | عمرو بن شعيب | ٢٠٧ | ض | ١٢٨ | حسن + شواهد | ٣٧٦ | حسن + شواهد | ١٧٩ |
| ١٣ | جابر | ٢١٥ | ح | ١٣٥ | حسن + شواهد | ٣٨٩ | ض | ١٨٥ |
| ١٤ | – | ٢١٧ | ص + شواهد | ١٣٦ | ص + شواهد | ٣٩٦ | ض | ١٨٦ |
| ١٥ | ابن مسعود | ٢٥٢ | ص + شواهد | ١٦٠ | ص + شواهد | ٤٣٣ | ض | ٢١٨ |
| ١٦ | ابن مسعود | ٣٢٠ | ص | ٢٠١ | ص + شواهد | ٥١٨ | ض | ٢٥٨ |

☆ اب ملاحظہ کریں کہ ۲۰۰۰ء میں سندھو صاحب نے اس فہرست کی درج ذیل ۱۸ حدیثوں کو صحیح مع شواہد کہا، تو اصول حدیث کے متفقہ مسئلہ کے مطابق انہیں صحیح ہی تسلیم کر لینے کی بجائے ۲۰۰۵ء میں زبیر صاحب نے انہیں حسن یا حسن لغیرہ کہا:

(۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۵، ۱۸، ۱۹، ۲۱، ۲۳، ۲۴، ۲۵)۔

☆ درج ذیل گیارہ حدیثیں ۲۰۰۰ء میں سندھو صاحب کے بقول شواہد کی بناء پر صحیح ٹھہریں جبکہ ۲۰۰۳ء میں لقمان صاحب نے انہیں بلا شواہد صحیح قرار دیا اور ۲۰۰۵ء میں

زبیر صاحب نے اصول حدیث کے متفقہ مسئلہ کے مطابق انہیں صحیح ہی تسلیم کر لینے کی بجائے حسن یا حسن لغیرہ قرار دیدیا۔ (۱، ۲، ۳، ۴، ۶، ۸، ۱۰، ۱۵، ۱۸، ۲۴، ۲۵)۔

☆ درج ذیل چار حدیثوں کو ۲۰۰۰ء میں سندھو صاحب نے شواہد کی بناء پر صحیح کہا، ۲۰۰۳ء میں لقمان صاحب نے انہیں صحیح ہی تسلیم کر لینے کی بجائے حسن قرار دیا جبکہ ۲۰۰۵ء میں زبیر صاحب نے پھر انہیں صحیح قرار دیدیا۔ (۷، ۱۷، ۲۰، ۲۲)۔

یہاں اصول حدیث کا متفقہ مسئلہ قدم قدم پر غیر متفق کیوں ہو رہا ہے؟ اور شواہد کی بناء پر صحیح ثابت ہونے والی حدیث کو کیوں صحیح ہی تسلیم نہیں کیا گیا؟

الغرض تمھاری نماز کی ان کتابوں میں صرف یہی خرابی نہیں کہ وہ باہمی تضاد اور اختلاف سے بھری ہوئی ہیں بلکہ انمیں ہر شخص اپنے تئیں مجتھد مان کر اپنی ہی کہے جا رہا ہے۔ نتیجۃً جو بھی قاری اپنے ہوش وحواس حاضر رکھ کر تمھاری ان کتابوں کا مطالعہ کریگا اسے غیر یقینی صورتحال اور مشکوک مسلک کا سامنا کرنا پڑیگا۔

**غیر مقلد** : یہ تو عجیب بات ہے کہ شواہد کی بناء پر احادیث کو صحیح قرار دینے سے متعلق اصول حدیث کے متفقہ مسئلہ کو تو ہمارے اپنے ہی علماء نے الجھا دیا۔

**سنی** : اسی پر بس نہیں ذیل میں آپ کو ان چوبیس حدیثوں کی فہرست پیش کرتا ہوں جنہیں ایک حاشیہ نگار شواہد کی بناء پر صحیح یا حسن کہتا ہے تو دوسرا ضعیف کہتا ہے۔ ایک ہی مسلک کے تین حاشیہ نگاروں کی باہمی خانہ جنگی کی جھلک ملاحظہ ہو:

☆ آپ ملاحظہ کریں کہ اس فہرست کی درج ذیل پانچ حدیثوں کو سندھو صاحب نے ۲۰۰۰ء میں اور لقمان صاحب نے ۲۰۰۳ء میں شواہد کی بناء پر صحیح قرار دیا لیکن ۲۰۰۵ء میں خود زبیر اٹکی صاحب نے اپنے ہی بیان کردہ اصول حدیث کے متفقہ مسئلہ کی رو سے انہیں صحیح ہی تسلیم کرنے کی بجائے ضعیف قرار دیا۔ نمبر ۴، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷۔

# ۲۴ تضاد صحیح، حسن (مع شواہد) اور ضعیف

(ض=ضعیف ص+ شواھد= صحیح مع شواہد ح= حسن ح+ شواھد= حسن مع شواہد)

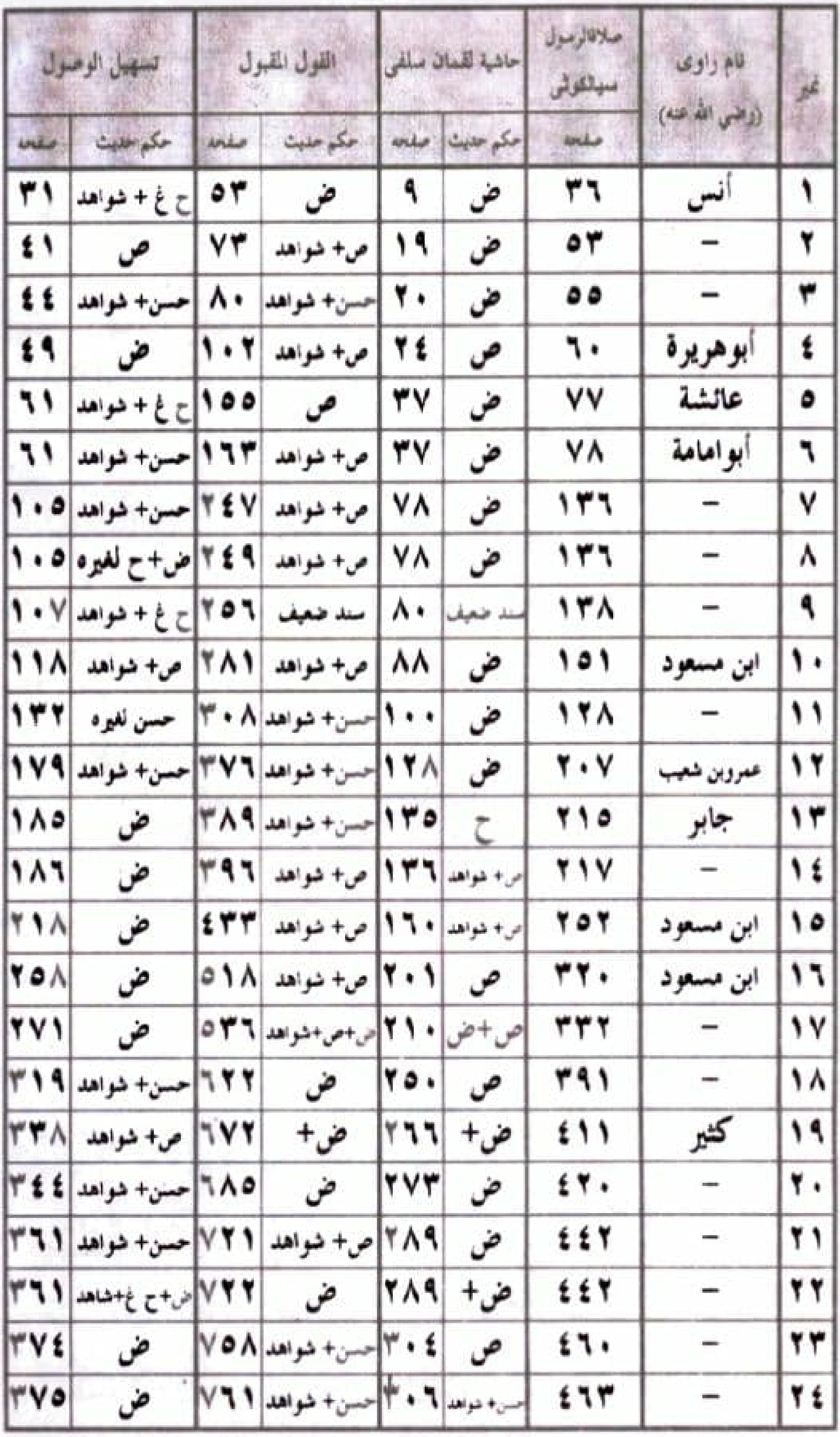

| نمبر | نام راوی (رضی اللہ عنہ) | صلاۃ الرسول سیالکوٹی | حاشیہ لقمان سلفی | | القول المقبول | | تسہیل الوصول | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | صفحہ | حکم حدیث | صفحہ | حکم حدیث | صفحہ | حکم حدیث | صفحہ |
| ۱ | أنس | ۳۶ | ض | ۹ | ض | ۵۳ | ح غ + شواھد | ۳۱ |
| ۲ | – | ۵۳ | ض | ۱۹ | ص+ شواھد | ۷۳ | ص | ٤۱ |
| ۳ | – | ۵۵ | ض | ۲۰ | حسن+ شواھد | ۸۰ | حسن+ شواھد | ٤٤ |
| ٤ | أبوهريرة | ٦۰ | ص | ۲٤ | ص+ شواھد | ۱۰۲ | ض | ٤۹ |
| ۵ | عائشة | ۷۷ | ض | ۳۷ | ص | ۱۵۵ | ح غ + شواھد | ٦۱ |
| ٦ | أبو امامة | ۷۸ | ض | ۳۷ | ص+ شواھد | ۱٦۳ | حسن+ شواھد | ٦۱ |
| ۷ | – | ۱۳٦ | ض | ۷۸ | ص+ شواھد | ۲٤۷ | حسن+ شواھد | ۱۰۵ |
| ۸ | – | ۱۳٦ | ض | ۷۸ | ص+ شواھد | ۲٤۹ | ض+ح لغیره | ۱۰۵ |
| ۹ | – | ۱۳۸ | سند ضعیف | ۸۰ | سند ضعیف | ۲۵٦ | ح غ + شواھد | ۱۰۷ |
| ۱۰ | ابن مسعود | ۱۵۱ | ض | ۸۸ | ص+ شواھد | ۲۸۱ | ص+ شواھد | ۱۱۸ |
| ۱۱ | – | ۱۲۸ | ض | ۱۰۰ | حسن+ شواھد | ۳۰۸ | حسن لغیره | ۱۳۲ |
| ۱۲ | عمرو بن شعیب | ۲۰۷ | ض | ۱۲۸ | حسن+ شواھد | ۳۷٦ | حسن+ شواھد | ۱۷۹ |
| ۱۳ | جابر | ۲۱۵ | ح | ۱۳۵ | حسن+ شواھد | ۳۸۹ | ض | ۱۸۵ |
| ۱٤ | – | ۲۱۷ | ص+ شواھد | ۱۳٦ | ص+ شواھد | ۳۹٦ | ض | ۱۸٦ |
| ۱۵ | ابن مسعود | ۲۵۲ | ص+ شواھد | ۱٦۰ | ص+ شواھد | ٤۳۳ | ض | ۲۱۸ |
| ۱٦ | ابن مسعود | ۳۲۰ | ص | ۲۰۱ | ص+ شواھد | ۵۱۸ | ض | ۲۵۸ |
| ۱۷ | – | ۳۳۲ | ص+ض | ۲۱۰ | ص+ص+شواھد | ۵۳٦ | ض | ۲۷۱ |
| ۱۸ | – | ۳۹۱ | ص | ۲۵۰ | ض | ٦۲۲ | حسن+ شواھد | ۳۱۹ |
| ۱۹ | کثیر | ٤۱۱ | ض+ | ۲٦٦ | ض+ | ٦۷۲ | ص+ شواھد | ۳۳۸ |
| ۲۰ | – | ٤۲۰ | ض | ۲۷۳ | ض | ٦۸۵ | حسن+ شواھد | ۳٤٤ |
| ۲۱ | – | ٤٤۲ | ض | ۲۸۹ | ص+ شواھد | ۷۲۱ | حسن+ شواھد | ۳٦۱ |
| ۲۲ | – | ٤٤۲ | ض+ | ۲۸۹ | ض | ۷۲۲ | ض+ح غ+شاهد | ۳٦۱ |
| ۲۳ | – | ٤٦۰ | ص | ۳۰٤ | حسن+ شواھد | ۷۵۸ | ض | ۳۷٤ |
| ۲٤ | – | ٤٦۳ | حسن+ شواھد | ۳۰٦ | حسن+ شواھد | ۷٦۱ | ض | ۳۷۵ |

یہاں ہر شخص کو بجا طور پر سوال کا حق ہے کہ جو شواہد ۲۰۰۳ء تک معتبر تھے وہ ۲۰۰۵ء میں کیونکر غیر معتبر ہو گئے؟ نیز یہ کہ شواہد کی بناء پر احادیث کو صحیح تسلیم کرنے کا متفقہ مسئلہ ۲۰۰۵ء میں غیر متفق کیوں ہو گیا؟ نیز تسہیل الوصول کے مرتب شواہد کے حوالے سے جو مسئلہ دوسروں کو منوانا چاہتے تھے انہوں نے خود ہی اس کو مسترد کیوں کر دیا؟

☆ ذیل میں وہ تین حدیثیں ہیں جن کو سندھو صاحب نے ۲۰۰۰ء میں شواہد کی بناء پر حسن قرار دیا اور ۲۰۰۳ء میں لقمان صاحب نے انہیں صحیح یا حسن قرار دیا لیکن زبیر علی زئی صاحب نے ۲۰۰۵ء میں تمام شواہد کو نظر انداز کرتے ہوئے انہیں ضعیف قرار دیا۔ نمبر ۱۳، ۲۳، ۲۴۔

☆ ذیل کی ۹ حدیثوں کو سندھو صاحب نے ۲۰۰۰ء میں شواہد کی بناء پر صحیح یا حسن قرار دیا اور اصول حدیث کے متفقہ اصول کے مطابق انہیں صحیح یا حسن تسلیم کرنے کی بجائے ۲۰۰۳ء میں لقمان صاحب نے انہیں ضعیف قرار دیا اور ۲۰۰۵ء میں زبیر علی زئی صاحب نے انہیں پھر صحیح یا حسن قرار دیا۔ نمبر: ۲، ۳، ۵، ۶، ۷، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲۔

۲۰۰۰ء میں جو شواہد معتبر تھے ۲۰۰۳ء میں وہ غیر معتبر کیوں ہو گئے؟ اور پھر ۲۰۰۵ء میں نئے سرے سے وہ معتبر ہو گئے؟

☆ ذیل کی پانچ حدیثوں کو ۲۰۰۰ء میں سندھو صاحب نے اور ۲۰۰۳ء میں لقمان صاحب نے ضعیف قرار دیا گویا ۲۰۰۳ء تک آپ کے علماء کو ان کے شواہد نہ ملے تھے کہ یکایک ۲۰۰۵ء میں زبیر علی زئی صاحب نے انہیں شواہد کی بناء پر صحیح یا حسن قرار دے دیا۔ نمبر ۱، ۹، ۱۹، ۲۰، ۲۲۔

یہاں ہر شخص کو سوال کا حق حاصل ہے کہ ۲۰۰۳ء تک شواہد کی عدم دستیابی کی بناء پر ان پانچ حدیثوں کو ضعیف قرار دینا معتبر ہے یا ۲۰۰۵ء میں شواہد کی بناء پر ان کو صحیح یا

حسن کہنا معتبر ہے؟ بیچارہ غیر مقلد کس حاشیہ نگار کی تقلید کرے؟

اب تم ہی کہو کس کی صدا دل کی صدا ہے؟

☆ ذیل کی پندرہ حدیثوں کو ۲۰۰۳ء میں لقمان سلفی صاحب نے ضعیف قرار دیا لیکن ۲۰۰۵ء میں زبیر صاحب نے شواہد کی بناء پر انہیں صحیح یا حسن قرار دیا۔

نمبر: ۱، ۲، ۳، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲۔

ان میں سے غیر مقلدین کا صحیح ترجمان کون ہے؟

☆ ذیل میں ان سات حدیثوں کے نمبر ہیں جنہیں ایک عالم شواہد کی بناء پر صحیح کہتا ہے دوسرا حسن کہتا ہے اور تیسرا ضعیف کہتا ہے۔ نمبر ۵، ۶، ۷، ۸، ۱۸، ۲۱، ۲۳۔

اب آپ ہی بتائیں کہ اِن حدیثوں کو شواہد کی بنا پر صحیح مانیں گے یا شواہد کی بنا پر حسن کہیں گے یا ان شواہد کو نظر انداز کر کے انہیں ضعیف قرار دیں گے؟

دل فریبوں نے کہی جس سے نئی بات کہی
ایک سے دِن کہنا اور دوسرے سے رات کہی

الغرض اب آپ سمجھے شواہد کی سیاست، جس کی آڑ میں تم نے پیارے نبی ﷺ کی احادیث مبارکہ کو بازیچۂ اطفال بنا رکھا ہے، اصول حدیث کے اس مسئلہ کا یہ مقصد تو نہیں تھا کہ اس کی بناء پر مسلک کی سیاست کی جائے کہ تمہارا جو مولوی جب چاہے کسی حدیث کو ضعیف کہہ دے، جب چاہے شواہد کی بناء پر حسن کہہ دے اور جب چاہے اسے شواہد کی بناء پر صحیح کہہ دے، اور تم بھولے لوگوں نے تو تحقیق و ریسرچ کے نام پر ایسے مولویوں کی اندھی تقلید ہی کرنی ہے، انہیں داد دینی ہے اور ان کا دفاع کرنا ہے۔ تمھیں کیا پتہ کہ شواہد کیا چیز ہے؟ اور وہ شواہد کہاں ہیں؟ اور کون کون سے ہیں؟ لیکن تم ہی مختصرا یہ بتاؤ کہ ان حالات میں مندرجہ بالا حدیثوں کو صحیح یا حسن سمجھ کر ان پر عمل

کرو گے یا ضعیف سمجھ کر ان کو چھوڑ دو گے؟ نیز جب تمہارے بڑے بڑے علماء کی ریسرچ کا یہ معیار ہے تو ان پڑھ جاہل غیر مقلد کی ریسرچ کا معیار کیا ہوگا؟

موج ہوا سے ٹوٹ کر کہتے ہیں بلبلے
اتنی سی زندگی میں نہ پھولا کرے کوئی

**غیر مقلد** : ہمیں تو باور کرایا گیا تھا کہ مقلد لوگ تحقیق و ریسرچ نہیں کرتے، آج تو صورتحال بالکل الٹ ثابت ہو رہی ہے کہ آپ کی ریسرچ ہم سے کہیں زیادہ ہے اور ہم جو ریسرچ کے دعویدار ہیں ہمیں تو اپنے ہی مصنفوں اور حاشیہ نگاروں کے داؤ پیچ کی خبر نہیں، الغرض شواہد کے حوالے سے آپ نے بالکل نئے گوشوں سے پردہ اٹھایا ہے۔

اِدھر سلفی اُدھر سلفی کِسے مانیں کِسے چھوڑیں
اِسے مانا نہیں جاتا اُسے چھوڑا نہیں جاتا

**سنی** : تمہارے علماء نے صرف ضعیف حدیثوں کا سہارا لینے کیلئے ہی شواہد کو بطور پردہ استعمال نہیں کیا بلکہ تمہارا مسلک ہی بند گوبھی کے پردے ہیں کوئی شخص اس کا بیرونی پردہ اتار کر بقیہ پردوں کو استعمال کر لیتا ہے تو کوئی تحقیق و ریسرچ کے نام پر اس کا دوسرا یا تیسرا پردہ بھی اتار کر بقیہ پردوں کو قبول کر لیتا ہے، لیکن اگر تم اس کے سارے پردے بھی اتار لو تو تمہیں اندر سے پردوں کے علاوہ اور کچھ نہیں ملے گا۔

**غیر مقلد** : اپنے علماء کی کتابیں پڑھ کر ہم تو بڑے خوش ہوتے تھے کہ حدیث شریف کی بابت ان کی معلومات بڑی گہری ہیں اور ہر حدیث کے شواہد پر ان کی وسیع نظر ہے لیکن مندرجہ بالا صورتحال دیکھ کر تو ہمیں بہت مایوسی ہوئی ہے۔

افسوس کہ یہ سزا غیروں سے نہیں اپنوں سے ملی ہے۔

جو پھول کل تک سکون دل تھے انہیں سے شعلے برس رہے ہیں
کہ جو مناظر تھے روح پرور وہ ناگ بن بن کے ڈس رہے ہیں

# صلوۃ الرسولؐ کے مختلف حاشیے

**سنی**: کتاب ''صلاۃ الرسول'' کے حاشیے نت نئے انداز میں چھپ کر سامنے آ رہے ہیں، اس صورتحال کے پس منظر پر روشنی ڈالیں گے؟ نیز اب ایک چوتھا حاشیہ بھی لکھ دیں۔ خانہ جنگی کے خاتمہ کے لئے۔

**غیر مقلد**: وہ کیوں؟ اور خانہ جنگی کا کیا مطلب؟

**سنی**: ڈاکٹر لقمان سلفی صاحب نے صلاۃ الرسولؐ کی تقریباً (۱۲۷) حدیثوں کو ضعیف قرار دیا ہے۔ ان میں سے (٦٧) احادیث کے ضعیف ہونے پر تو دوسرے دونوں حاشیہ نگاروں سندھو صاحب اور زبیر صاحب نے بھی اتفاق کیا ہے، لیکن خاصی تعداد ایسی بھی ہے جن کو ایک حاشیہ نگار ضعیف کہتا ہے دوسرا صحیح یا حسن کہتا ہے، جس سے بھولا بھالا سیدھا سادھا غیر مقلد پریشان ہے کہ کس کی مانے کس کی چھوڑے؟ ایک کتاب کی ایک ہی حدیث پر ایک ہی مسلک کے تین حاشیہ نگار علیحدہ علیحدہ حکم لگا رہے ہیں۔ شاید ایک ہی مسلک کے اِن حاشیہ نگاروں نے یہ طے کر لیا ہے کہ وہ ایک ہی کتاب کی ایک ہی حدیث کی بابت ایک متفقہ رائے قائم نہیں کرینگے۔

ع شد پریشان خواب من از کثرت تعبیر ہا
(مختلف تعبیروں کی وجہ سے میرا خواب پریشان ہو گیا ہے)

لہٰذا ایک متفقہ حاشیہ لکھ کر قارئین کو مطمئن کیوں نہیں کر دیا جاتا؟

**غیر مقلد**: ایسا کرنا ہمارے لیے بوجوہ مشکل ہے۔ نیز ہر بات بتانے کی نہیں ہوتی، ہمارے پاس نماز کے آٹھ دس اختلافی مسائل تو ہیں جن کے ارد گرد ہم خود گھوم رہے ہیں اور اپنے لوگوں کو بھی گھما رہے ہیں۔ لوگ ایک حاشیہ پڑھیں گے پھر دوسرا حاشیہ پڑھیں گے پھر تیسرا حاشیہ پڑھیں گے۔ اور جب تسلی نہیں ہوگی تو مزید کتابیں خرید

لیں گے اور اندھیرے میں تیر چلائیں گے فتویٰ بازی کریں گے اور ہم ایک طرف بیٹھے تماشہ دیکھیں گے، لطف اندوز ہوں گے اور ہمارے پبلشرز بھی خوش رہیں گے۔

**سنی**: جب تم ایک مسلک کے لوگ، ایک کتاب کی ایک حدیث کے صحیح، حسن یا ضعیف ہونے پر اتفاق نہیں کر سکے تو امت کو متفق کرنے کا تمہارا نعرہ کس قدر کھوکھلا ہے؟

اب مسئلہ حدیث کا ہے اور معاملہ بیچارے غیر مقلد کا ہے جو اِن مصنفوں کی اندھی تقلیدِ شخصی کے بغیر ایک سانس لینے کا بھی روادار نہیں۔ غریب جائے تو جائے کہاں؟

جن کو حاصل بصیرت نہ نورِ نظر
اُن کے آنگن کا چندنا فریب نظر

**غیر مقلد**: صلاۃ الرسولؐ کے تینوں حاشیہ نگاروں کا شمار ہمارے مسلک کے ذمہ دار علماء اور سکالروں میں ہوتا ہے، بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک ہی حدیث کی بابت وہ اس قدر متضاد فیصلہ صادر کریں کہ ایک ہی حدیث کو ایک سلفی حاشیہ نگار صحیح کہے دوسرا حسن اور تیسرا ضعیف کہے؟ یہ صرف مخالفین کا پروپیگنڈہ ہے۔

**سنی**: محترم پروپیگنڈہ نہیں یہ ایک حقیقت ہے۔ دیکھئے (صلاۃ الرسولؐ سیالکوٹی ص ٦٦) پر حضرت علیؓ کی روایت "من ترک موضع شعرة..." کو اسی کتاب کا حاشیہ نگار لقمان سلفی صاحب ضعیف لکھتا ہے (ص ۲۸) جبکہ دوسرا حاشیہ نگار زبیر صاحب اس کو حسن لکھتا ہے (تسہیل الوصول ص ۵۳) اور تیسرا حاشیہ نگار سندھو صاحب اس کو صحیح لکھتا ہے (القول المقبول ص ۱۱۱)۔ نمونے کیلئے تو اتنا ہی کافی ہے، مگر کیا کیجیے یہاں تو اختلاف کا ایک پورا جنگل موجود ہے اور جنگل میں بھی منگل کا نہیں دنگل کا تسلّی بخش نظارہ کرایا گیا ہے۔

اب آپ بتائیں کہ جب یہ سلفی سکالر ہی ایک حدیث کی بابت اس قدر تضاد کا شکار ہیں تو ایک عام غیر مقلد کیا کرے؟ وہ اسے صحیح یا حسن سمجھ کر اس پر عمل کرے یا

ضعیف سمجھ کر عمل نہ کرے۔ ایک مسلک کی ایک کتاب کی ایک حدیث کی بابت ایک ہی مسلک کے علماء میں اس قدر تضاد بیانی اور خانہ جنگی؟

اب تم اپنے موافق یا مخالف کے دلائل میں کسی حدیث کو صحیح کہو یا ضعیف کہو تو اس پر اعتماد کی کوئی گنجائش باقی رہ گئی ہے؟ نیز تمہاری اصل کتابیں تو اس لئے نا قابل اعتماد ہیں کہ ان میں ضعیف حدیثیں ہیں ان کی مرہم پٹی کے لئے تم نے جو حاشیے لکھے وہ باہمی تضاد بیانی کی وجہ سے قابل اعتماد نہیں رہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اتباع حدیث کے نام پر تم کس حاشیہ نگار کی تقلید شخصی کرتے ہو؟ ہمارے خیال میں ان مصنفین وحاشیہ نگاروں پر اندھا دھند اعتماد کی مقدس گائے کو اب ذبح کر ہی دینا چاہئے۔

کس کا یقین کیجیے کس کا یقین نہ کیجیے
لائے ہیں بزم ناز سے یار! خبر الگ الگ

**غیر مقلد**: یہ صورتحال ہمارے مسلک کے لیے افسوسناک ہے اور تشویشناک بھی، آج کے لوگ پچاس سال پہلے کے غیر مقلدین کی طرح نہیں جن کی بابت حاشیہ نگار ”القول المقبول“ میں لکھتے ہیں کہ اس دور میں ضعیف سے بہت کم اجتناب کیا جاتا تھا۔ (ص ۱۴) آج شعور بیدار ہے، آج کا غیر مقلد ان جیسے حاشیہ نگاروں کے رویہ سے بیزار ہے، اور شاید اسی وجہ سے ہمارے مسلک کو ریورس گیئر لگ چکا ہے، علم دوست اور دانشور طبقہ ہم سے بچھڑ رہا ہے۔ اور ان پر ہماری گرفت کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ ہم اُن کو مطمئن نہیں کر رہے۔

دل کے بھپولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

**سنی**: صلاۃ الرسولؐ کی ان ضعیف حدیثوں پر جو غیر مقلد اب تک عمل کرتے آئے ہیں ان کی نماز کی بابت کیا فتویٰ صادر کرو گے؟ وہ بیچارے تو عدم تقلید کے نام پر سیالکوٹی

صاحب کی اندھی تقلید کو ہی اپنا علمی مشکل کشا سمجھتے رہے۔

**غیر مقلد:** پتہ نہیں۔ ع: یہی جواب ہے اس کا کہ کچھ جواب نہیں

**سنی:** چلو اب صلاۃ الرسولؐ کے نئے ایڈیشنوں سے تو ان ۱۵۵ ضعیف حدیثوں کو نکال دو۔ یا کم از کم اپنے لوگوں کو بتادو کہ ’’صلاۃ الرسولؐ ‘‘ کی ان ۱۵۵ ضعیف حدیثوں پر عمل کرنا چھوڑ دیں۔

**غیر مقلد:** ایک مصنف کی وفات کے بعد اس کی کتاب میں ہم تبدیلی کیسے کر سکتے ہیں؟

**سنی:** اس کا طریقہ آپ ڈاکٹر لقمان سلفی صاحب سے پوچھ لیں، جنہوں نے صلاۃ الرسولؐ پر حاشیہ کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ انہوں نے کتاب کو عام فہم اور مفید بنانے کے لئے اس میں مختلف تبدیلیاں کی ہیں (ص:۲)۔ نیز صلاۃ الرسولؐ کے دوسرے حاشیہ نگار سندھو صاحب اور زبیر علی زئی صاحب نے بھی صلاۃ الرسولؐ کے اصل نسخے میں تبدیلیاں کی ہیں۔ جب ایسا ہے تو ضعیف حدیثوں کو نکالنے والی تبدیلی کیونکر نہیں ہو سکتی؟

**غیر مقلد:** کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن ڈاکٹر لقمان سلفی صاحب وغیرہ نے عملاً کونسی تبدیلی کی ہے؟

**سنی:** (۱) بہت سی تبدیلیوں کے علاوہ ایک تبدیلی یہ ہے کہ پوری کتاب میں سیالکوٹی صاحب نے تقریبا ۲۴۰ مقامات پر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے احترام کے طور پر جہاں (حضرت) کا لفظ استعمال کیا تھا وہ ڈاکٹر لقمان سلفی کو ٹھیک نہیں لگا لہٰذا ڈاکٹر صاحب نے ان کے نام سے قبل اس احترام والے لفظ کو پوری کتاب میں سے ختم کر دیا۔

(۲) صلاۃ الرسول ص:۱۵۳ پر اذان کے جفت کلمات کا حوالہ بخاری، مسلم دیا ہے، چونکہ بخاری و مسلم میں جفت کلمات کا ذکر نہ تھا لہذا لقمان سلفی صاحب نے ص:۹۰ پر اور سندھو صاحب نے القول المقبول ص:۲۵۸ پر اصل کتاب سے بخاری و مسلم کا حوالہ ہی حذف کر دیا۔

(۳) صلاۃ الرسولؐ ص: ۴۵۸ پر بادل گرجنے کی دعا کا حوالہ بخاری لکھا ہے۔ لقمان سلفی صاحب نے ص: ۳۰۳ پر بخاری کا نام ہی حذف کر دیا اور حاشیہ میں ادب مفرد کا حوالہ دیدیا جبکہ زبیر علی صاحب نے تسہیل الوصول ص: ۲۷۳ پر بخاری کا نام حذف کر کے وہاں ترمذی لکھ دیا۔

(۴) صلاۃ الرسولؐ ص: ۳۲۲ پر لکھا ہے: نماز میں مرد کو ناف سے گھٹنے تک اور دونوں کندھے ڈھانکنے ضروری ہیں اور مستورات کو تمام بدن ڈھانکنا ضروری ہے حتی کہ دونوں پاؤں ٹخنوں سے نیچے تک سوائے منہ اور دونوں ہاتھوں کے (بخاری) اس مکمل عبارت کا ثبوت چونکہ صحیح بخاری میں نہیں تھا لہذا زبیر علی صاحب نے تسہیل الوصول ص: ۲۶۰ پر اصل کتاب کی عبارت یوں بدل دی: نماز میں مرد کو ناف سے گھٹنے تک (ابوداؤد) (الف) اور دونوں کندھے ڈھانکنے ضروری ہیں۔ (بخاری) (ب) اور مستورات کو تمام بدن ڈھانکنا ضروری ہے حتی کہ دونوں پاؤں ٹخنوں سے نیچے تک سوائے منہ اور دونوں ہاتھوں کے (بخاری شریف) (ج)

(۵) صلاۃ الرسولؐ ص: ۱۴۶ پر **الصلاۃ لأول وقتها** کے حوالے میں نسائی موجود ہے، نسائی میں چونکہ یہ حدیث نہیں تھی لہذا زبیر زئی صاحب نے تسہیل ص: ۱۱۴ پر نسائی کا لفظ حذف کر دیا۔

(۶) (صلاۃ الرسولؐ ص: ۱۳۶) پر نماز کے پچیس لامثال محاسن کا حوالہ صحاح ستہ دیا ہے۔ اِن پچیس میں سے تیرہ حدیثیں صحاح ستہ میں نہیں لہذا زبیر زئی صاحب نے اس سبکی کو مٹانے کیلئے حوالے میں تبدیلی کرتے ہوئے ص: ۱۰۸ پر لکھ دیا کہ کتب صحاح وغیرھا۔

(۷) صلاۃ الرسولؐ ص: ۴۵۷ پر ایک دعا میں **والتوفیق لما تحبّ وترضی** کا ذکر کر کے ترمذی کا حوالہ دیا ہے۔ چونکہ یہ الفاظ ترمذی میں نہیں لہذا زبیر زئی صاحب نے تسہیل ص: ۳۷۳ پر اصل کتاب سے **والتوفیق لما تحبّ وترضی** کے الفاظ

ہی حذف کر دیئے۔

(۸) صلاۃ الرسولؐ ص: ۴۷۴ پر ایک دعا میں **وضلع الدّین** کے الفاظ ذکر کر کے حصن حصین کا حوالہ دیا ہے۔ چونکہ یہ الفاظ وہاں نہیں ہیں لہذا زبیر زئی صاحب نے تسہیل ص: ۳۸۱ پر اصل کتاب سے **وضلع الدّین** کے الفاظ حذف کر دیئے۔

(۹) صلاۃ الرسولؐ ص: ۲۹۴ پر لکھا ہے: مسند امام اعظم میں بھی اس دعا کی زیادتی کو نوٹ کر کے بے اصل کہا ہوا ہے۔ حاشیہ لقمان سلفی صاحب ص: ۱۸۵ اور حاشیہ سندھو صاحب ص: ۴۷۳ پر بھی یہ الفاظ جوں کے توں ہیں مگر زبیر صاحب نے تسہیل ص: ۲۴۳ پر عبارت کو یوں بدل دیا: ”مسند امام ابو حنیفہؒ (کے حاشیہ) میں بھی اِس دعا کی زیادتی کو نوٹ کر کے بے اصل لکھا ہوا ہے۔“ انہوں نے مسند امام اعظم کی بجائے مسند امام ابو حنیفہؒ لکھ دیا اور (کے حاشیہ) کا لفظ بڑھا دیا۔

الغرض کسی تفصیلی بحث میں پڑے بغیر بالفرض اگر زبیر صاحب کے خیال میں یہ درستگیاں ہیں تو یہ غلطیاں اس وقت تک قارئین کو پریشان حال رکھیں گی جب تک صلاۃ الرسولؐ اپنی اصل حالت میں چھپ رہی ہے اور لوگوں کے پاس اسکے قدیم نسخے موجود ہیں۔ نیز دوسرے حاشیہ نگاروں کے نسخوں میں تو یہ زبیری تبدیلیاں نہیں کی گئیں، اب صلاۃ الرسولؐ میں یہ ساری تبدیلیاں کیجا چکی ہیں تو ۱۵۵ ضعیف حدیثوں کو اس کتاب میں سے نکالنے والی تبدیلی بھی کر دیجائے تاکہ اِن ضعیف حدیثوں سے غیر مقلد کی جان چھوٹ جائے اور اگر وہ سب تبدیلیاں قبول ہیں مگر یہ تبدیلی نہیں کی جا رہی پھر

”کچھ تو ہے جسکی پردہ داری ہے“

ہاں اِن ۱۵۵ ضعیف حدیثوں کو صلاۃ الرسولؐ سے نکالنے میں کوئی مسلکی یا تجارتی مجبوری رکاوٹ ہے تو پھر کم از کم اِس کتاب کی پیشانی پر یہ مختصر سی عبارت لکھ دی جائے کہ **”اِس کتاب میں ۱۵۵ ضعیف حدیثیں موجود ہیں“**

**غیر مقلد** : ان نو وارد مصنفوں اور حاشیہ نگاروں کی نت نئی تحقیقات اور حرکات نے ہمارا جینا دوبھر کر دیا ہے۔ نصف صدی سے جو باتیں سربستہ راز تھیں انہوں نے انکو فاش کر دیا ہے۔ اور اس صورتحال میں کمپیوٹرائزڈ تحقیق کا بھی ہاتھ ہے۔ متعلقہ پروگرام میں حدیث کے کچھ الفاظ فیڈ کیے تو حدیث کا متن سامنے آگیا دوسری کمانڈ دی تو مصادرِ حدیث سامنے آگئے، تیسری کمانڈ دی تو راوی کی قوت وضعف کا حکم سامنے آگیا، اسی پس منظر میں زبیر علی زئی جیسے افراد بھی مصنف اور حاشیہ نگاروں کی صف میں آ کھڑے ہوئے۔ ہمارے نعمانی صاحب بڑے جہاندیدہ شخص ہیں میں سمجھتا ہوں کہ تسہیل الوصول ص: ۷ اپر سخن ناشر کے ضمن میں انہوں نے بڑی خوبصورتی سے اِس حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے کہ ''اِس دور میں تحقیق وتخریج کے وہ مواقع میسّر نہ تھے جو آجکے کمپیوٹرائزڈ ترقی یافتہ دور میں موجود ہیں''

میں اپنے مسلک کے ذمہ داروں کو یہ تجویز پیش کروں گا کہ صلاۃ الرسولؐ کے اِن تمام حاشیوں پر پابندی لگا دیجائے، اور آئندہ کیلیئے روایتی مسلکی کتابوں پر کسیکو حاشیہ بازی کی اجازت ہی نہ دیجائے۔

**سنی**: سکھایا تھا تمہی نے قوم کو یہ شور و شر سارا
جو اس کی انتہاء وہ ہیں تو اس کی ابتدا تم ہو

**غیر مقلد** : تمہارا تجزیہ بجا ہے لیکن جو کچھ ہونا تھا وہ ہو چکا۔ اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت؟

**سنی**: اگر تمہارے کھیت چڑیاں چُگ گئی ہیں تو آنے والی نسلیں بزبان حال کہہ رہی ہیں:

مانا کہ تمھاری کھیتی ہوں
کھیتی کا کچھ تو خیال کرو مت اسکو یوں پامال کرو

# ضعف بڑھتا گیا (القول المقبول کے تناظر میں)

**سنی:** ۱۹۸۹ء میں عبدالرؤف سندھو صاحب نے القول المقبول کا پہلا ایڈیشن شائع کیا تو صلاۃ الرسولؐ سیالکوٹی میں ضعیف حدیثوں کی تعداد (۸۴) تھی جس کا تذکرہ انہوں نے صفحہ نمبر ۹ پر کیا ہے۔ دوسرا ایڈیشن چھپا تو صلاۃ الرسولؐ سیالکوٹی میں ضعیف حدیثوں کی تعداد (۱۱۱) ہوگئی، تو کیا اصول حدیث میں کوئی ایسا قانون ہے جس کی رو سے ہر چند سال بعد صحیح حدیثیں ضعیف ہونے لگ جاتی ہیں؟

**غیر مقلد:** محترم سندھو صاحب نے القول المقبول صفحہ ۴ پر اس کی وضاحت کی ہے کہ: ”بعض احادیث پر نظر ثانی کی گئی ہے خصوصاً وہ احادیث جن کے بارے میں پہلے ایڈیشن میں میں نے دوسروں پر اعتماد کیا تھا لیکن جب اپنی تحقیق کی تو نتیجہ مختلف نکلا“۔

**سنی:** اس بات سے تو سارا نقشہ ہی بدل گیا چونکہ:

(۱) ابھی سندھو صاحب نے چند حدیثوں پر نظر ثانی کی ہے تو ضعیف حدیثوں کی تعداد (۸۴) سے بڑھ کر (۱۱۱) تک پہنچ گئی، جب باقی سب حدیثوں پر نظر ثانی ہوگی تو یہ تعداد کہاں تک پہنچے گی؟ یہ کہنا قبل از وقت ہوگا۔

(۲) ”پہلے ایڈیشن میں دوسروں پر اعتماد کیا تھا لیکن جب اپنی تحقیق کی تو نتیجہ مختلف نکلا“ کا مطلب تو یہ ہوا کہ: سندھو صاحب کی تحقیق کے علاوہ دوسروں کی تحقیق پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ اُدھر ۱۹۹۸ میں نماز نبوی صفحہ ۲۳ پر سندھو صاحب کی ”القول المقبول“ کی بابت لکھا ہے: ”تاہم بشری کمزوریوں کی وجہ سے اس تخریج میں بھی اوہام واقع ہو گئے ہیں“۔ اب اس باہمی تبصرے سے یہ اتفاقی نتیجہ نکلتا ہے کہ کسی غیر مقلد محقق، مصنف اور حاشیہ نگار پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا اِن کتابوں اور مصنفوں پر اعتماد کی مقدس گائے کو اب ذبح کر ہی دینا چاہیے۔

(۳) دوسروں پر اعتماد تو اس آخری ایڈیشن میں بھی کیا گیا ہے جیسا کہ سندھو صاحب (القول المقبول صفحہ ۴۴) پر لکھتے ہیں: ''یہ وضاحت کی گئی ہے کہ فلاں حدیث صحیح ہے اور فلاں حدیث صحیح نہیں اور اس سلسلہ میں علم حدیث کے قواعد اور ماہرین فن پر اعتماد کیا گیا ہے''۔ اب ان احادیث کے بارے میں جب سندھو صاحب اپنی ذاتی تحقیق کریں گے تو نتیجہ کتنا مختلف نکلے گا؟ اس کا اندازہ اس ایڈیشن سے ہو سکے گا جس میں وہ کسی پر اعتماد کیئے بغیر مکمل اپنی تحقیق سے حدیث کے صحیح ہونے یا نہ ہونے کا حکم لگائیں گے۔ اور تب ہی یہ اندازہ ہو سکے گا کہ صلاۃ الرسولؐ سیالکوٹی میں ضعیف حدیثوں کی تعداد (۱۱۱) سے بڑھ کر کہاں تک پہنچتی ہے؟ اور صحیح حدیثیں کتنی بچ رہتی ہیں؟ یہ کام جلد ہو جائے تو اچھا ہے تا کہ غیر مقلدین کی انتظار کی گھڑیاں ختم ہوں۔

(۴) اگر غیر مقلد کسی پر اعتماد کر کے بلا دلیل اس کی غلط بات مان لے تو وہ اجتہاد ہوتا ہے، اور اس پر کوئی قدغن نہیں ہوتی جیسا کہ سندھو صاحب نے ۱۹۸۹ء والے ایڈیشن میں دوسروں پر اعتماد کر کے ۲۷ حدیثوں کو صحیح یا حسن قرار دیا جو بعد میں اپنی تحقیق سے ضعیف نکلیں اس کے باوجود دوسرے ایڈیشن میں پھر ماہرین فن پر اعتماد کیا۔ اب اگر کوئی دوسرا کسی پر اعتماد کر کے اس کی صحیح بات مان لے تو وہ تقلید ٹھہرتی ہے۔ اور اس پر قدغنیں لگتی ہیں۔ اور تم کسی پر اعتماد کر کے اسکی غلط بات بھی صحیح مان لو تو وہ اجتہاد ہوتا ہے۔ یہ سب کیا ہے؟ اور کیوں ہے؟ تم کب تک بے بس و بے کس غیر مقلد عوام کو الفاظ کے داؤ پیچ میں الجھائے رکھو گے؟

آئینۂ دل کو لگ جاتے ہیں زنگ اوہام کے
جب بدل جاتے ہیں معنی سرمدی پیغام کے

**غیر مقلد**: فقہی مسائل میں اماموں کی بات پر اعتماد کرنا تو تقلید ہوتی ہے، فن حدیث میں کسی پر اعتماد کو آپ نے تقلید کیسے کہہ دیا؟

**سنی** : آپکے مشہور عالم ''خالد گرجاکھی صاحب'' نے حدیث کے ضعیف ہونے کی بابت البانی صاحب کی تحقیق قبول کرنے کو تقلید سے یوں تعبیر کیا ہے:

''جاہل مجتہد: اہل حدیث میں ایک ایسا طبقہ پیدا ہوگیا ہے جو امام ابوحنیفہؒ کی تقلید کو تو کفر کہتے ہیں لیکن اپنے امام وقت کے اتنے سخت مقلد ہوتے ہیں کہ کسی کو معاف نہیں کرتے ... اس روش پر چلنے والے آجکل شیخ ناصر الدین البانی صاحب کے مقلد بن گئے ہیں جب کوئی بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں: البانی صاحب نے اسے ضعیف کہا ہے''۔

(قد قامت الصلاۃ ص ۱۱) نیز بقول شاعر:

محدّث بن کے دنیا میں ہوئے ظاہر جو البانی
سلف کو چھوڑ کر ہونے لگی تقلید البانی

نیز ڈاکٹر لقمان سلفی صاحب نے حاشیہ صلاۃ الرسولؐ (ص ۱۲۸) میں غیر فقہی مسئلہ میں اعتماد پر بھی (تقلید) کا اطلاق کیا ہے۔ ملاحظہ ہو: ''یہ حدیث موطا میں نہیں، بلکہ ابوداود میں ہے، صاحب مشکاۃ المصابیح کی تقلید میں مؤلف رحمہ اللہ سے یہ سہو ہو گیا ہے''۔ اور تمہارے استاذ الاساتذہ نے بھی لکھا ہے کہ ''صاحب مشکاۃ نے غالباً امام جزری کی تقلید کرتے ہوئے موطا امام مالک کا حوالہ دے دیا'' (۳۵۰ سوالات ص ۵۷۲)

**غیر مقلد** : جب ہمارے ذمہ دار علماء نے اس روش کو تقلید مان لیا ہے تو اب مجھے بھی ماننا پڑے گا ورنہ میرا انکار کرنا سورج کو منہ چڑانے کے مترادف ہے۔

**سنی** : امید ہے کہ آئندہ آپکے علماء تقلید کی بابت کوئی بھی تبصرہ سوچ سمجھ کر کیا کریں گے چونکہ آپ خود بھی تقلید کی زد میں ہیں۔ گو کہ:

حق بات جانتے ہیں مگر مانتے نہیں : ضد ہے جناب شیخ تقدس مآب میں

اب آپ اپنے عالم غلام مرتضی امن پوری صاحب کی یہ عبارت پڑھیں اور اپنے بارے میں بھی بے لوث تبصرہ کریں: ''تقلید ایسی بدبخت مؤنث ہے جو ہر وقت شر کو جنم دیتی رہتی ہے، شرک وکفر، بدعت وضلالت، انکار حدیث، صحابہ کرامؓ اور ائمہ محدثین

کی گستاخیاں اسی کی پیداوار ہیں"۔ (الاختلاف بین ائمۃ الاحناف ص:۲۰)

**غیر مقلد** : مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ ہمارے علماء سوچ سمجھ کر لکھتے ہیں یا لکھ کر بھی نہیں سوچتے لیکن آپ لوگ تو ہمیں غیر مقلد کہتے ہو اسکا مطلب یہ ہوا کہ تمہیں اعتراف ہے کہ ہم تقلید نہیں کرتے، لہذا ہم غلام مصطفیٰ امن پوری اور استاذ الاساتذہ کی تقلید پر تنقید کی زد میں نہیں آتے۔

**سنی**: ہم تمھیں غیر مقلد اس معنی میں کہتے ہیں کہ تم باقی امت کیطرح قرون اولیٰ کے ائمہ اربعہ میں سے کسی کی تقلید نہیں کرتے، انکی بجائے پندرھویں صدی کے امام مسجدوں، واعظوں، مصنفوں اور حاشیہ نگاروں کی تقلید کرتے ہو۔ اگر تمھیں یا کسی کو اس حقیقت کے اعتراف میں تردّد ہو تو ابھی اس سے پوچھ لیتے ہیں کہ اگر تم پندرھویں صدی کے ان لوگوں کی تقلید نہیں کرتے تو ماں کی گود سے قبر تک کی اسلامی زندگی اور متعلقہ مسائل پر ایک ایک دلیل قرآن کی آیت یا نبی ﷺ کی حدیث سے پیش کردو۔ ابھی تمام بلند بانگ دعووں کی قلعی کھل جائیگی۔

## پیمانہ اور پیمائش

**سنی**: عبدالرؤف سندھو صاحب لکھتے ہیں: "صحیح اور ضعیف حدیث کی معرفت اسی طرح ضروری ہے جس طرح کہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت ضروری ہے" (القول المقبول ۴۰)

**غیر مقلد**: آپ کو اس پر کیا اعتراض ہے؟

**سنی**: اعتراض نہیں گزارش ہے کہ وضاحت فرمادیں کہ آپ کو ضعیف اور صحیح کی معرفت ہے؟

**غیر مقلد** : سچی بات یہ کہ مجھے اس کی معرفت نہیں میں تو اپنے علماء کی کتابیں پڑھ کر بعض معلومات رکھتا ہوں اور بس۔ البتہ ہمیں ایک بنیادی اصول سمجھا دیا گیا ہے جس سے ہم پرکھ لیتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے اور یہ ضعیف ہے: کہ ہر وہ حدیث جس پر ہم عمل پیرا

ہوں وہ صحیح ہوتی ہے، اور جو ہمارے عمل کے خلاف ہو وہ ضعیف ہوتی ہے۔ لہٰذا اِس اصول کی روشنی میں ہمارے عوام وخواص بلا تحقیق اور بلا دھڑک کسی بھی حدیث کے صحیح یا ضعیف ہونے کو پرکھ لیتے ہیں۔

**سنی** : صحیح اور ضعیف حدیث کی پہچان کے حوالے سے تمہارے اِس بنیادی اصول کی بابت تو میں یہی کہہ سکتا ہوں: ع: دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے۔

صحیح اور ضعیف حدیث کی عمومی معرفت تو بہت بڑی بات ہے تم یہ بتاؤ کہ صرف صلاۃ الرسولؐ سیالکوٹی کی (۷۴۳) روایات ہیں اور سندھو صاحب نے ان میں سے (۱۱۱) کو ضعیف قرار دیا ہے۔ کیا تمہیں ان کی معرفت ہے؟

**غیر مقلد** : سندھو صاحب کی کتاب دیکھ کر پتہ چل جاتا ہے۔ لیکن ایسی معرفت اور پہچان نہیں کہ حدیث دیکھ کر یا اسکی سند دیکھ کر پتہ چل جائے کہ یہ صحیح ہے اور یہ ضعیف۔

**سنی**: اچھا یہ بتاؤ کہ تمام اہل حدیثوں میں کتنوں کو صحیح اور ضعیف کی معرفت ہے؟

**غیر مقلد** : دراصل سیالکوٹی صاحبؒ کے حوالے سے ''القول المقبول'' کے پہلے ایڈیشن کے سنہ اشاعت ۱۹۸۹ء سے پہلے کے اہلحدیثوں کی بابت سندھو صاحب نے بجا لکھا ہے کہ: ''دراصل موصوف جس ماحول میں تھے اس میں صحیح اور ضعیف میں تمیز بہت کم ہی کی جاتی تھی اور ضعیف احادیث سے حجت لینے استدلال کرنے اور ان پر عمل کرنے سے بہت کم اجتناب کیا جاتا تھا''۔ (صفحہ۱۴)

اور سندھو صاحب کی اس تحقیقی کاوش سے پہلے ۱۹۸۹ء تک تو اسی ''صلاۃ الرسولؐ'' کا مکمل راج تھا گویا وہی سابقہ ماحول تھا جس میں صحیح اور ضعیف کی کوئی تمیز نہ تھی، سندھو صاحب کے بعد پھر ۲۰۰۳ء میں ڈاکٹر لقمان سلفی صاحب نے ''صلاۃ الرسولؐ'' کی صحیح اور ضعیف احادیث پر کام کیا۔ وہ صفحہ ۲ پر لکھتے ہیں کہ انہوں نے سندھو

صاحب کی کاوش سے استفادہ کیا، نماز نبوی کے مصنف صفحہ ۱۷ پر لکھتے ہیں کہ سندھو صاحب سے استفادہ کیا، گویا صحیح اور ضعیف کی تمیز و معرفت کے حوالے سے مرکزی شخصیت تو سندھو صاحب ٹھہرے، اب اگر میں بڑا محتاط اندازہ لگاؤں تو شاید ہمارے طبقے میں ان جیسے چار پانچ عالم اور ہوں گے۔

**سنی** : نتیجہ یہ نکلا کہ: جب سندھو صاحب نے القول المقبول صفحہ ۴۰ پر صحیح اور ضعیف میں تمیز اور اس کی معرفت کو رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی طرح ضروری قرار دیا تو کتنے اہل حدیث اس معیار پر پورے اتریں گے جنہیں صحیح اور ضعیف کی تمیز اور معرفت ہے؟

**غیر مقلد** : سندھو صاحب کی تحریر کی روشنی میں حقیقت تو آپ نے مجھ سے پہلے ہی اگلوالی کہ: ۱۹۸۹ء کے بعد میرے محتاط اندازے کے مطابق چار پانچ عالم اور ہوں گے، جبکہ ۱۹۸۹ء سے پہلے نہ ہونے کے برابر ہے۔

**سنی** : اب باقی تمام اہل حدیثوں کے بارے میں آپ کی یا سندھو صاحب کی کیا رائے ہے؟ جو اطاعت رسول اللہ ﷺ کی طرح ضروری چیز حدیث صحیح و ضعیف میں تمیز نہیں کر سکتے اور اس کا علم و معرفت نہیں رکھتے۔

یہ ایسا سوال ہے جو ہر ذی شعور شخص کے دل میں ضرور پیدا ہوتا ہے، مگر افسوس کہ دور دور تک کوئی چارہ گر ایسا نظر نہیں آ رہا جو اِس سوال کا شافی جواب دینے کا حوصلہ رکھتا ہو۔

**غیر مقلد** : ”چھوٹا منہ اور بڑی بات“ میں تو کچھ نہیں کہہ سکتا، امید ہے کہ محترم سندھو صاحب ہی اگلے ایڈیشن میں اس کا جواب دیں گے۔ اس وقت تک انتظار کیجئے۔

اغیار کا جادو چل ہی چکا ہم ایک تماشہ بن ہی گئے
اوروں کو جگانا یاد رہا خود ہوش میں آنا بھول گئے

## بدلتے پیمانے

**سنی** : کیا اصول حدیث میں کوئی ایسا اصول ہے جس کی رو سے افراد کے بدلنے سے صحیح اور ضعیف کا حکم بدل جائے کہ ایک سلفی عالم جس حدیث کو صحیح کہتا ہے دوسرا سلفی عالم اُس کو حسن یا ضعیف کہتا ہے، نیز اگر ایسا اختلاف ہو جائے تو پھر تینوں کا فیصلہ صحیح ہوگا یا ایک صحیح ہوگا اور باقی دو غلط؟ نیز تین میں سے کونسا صحیح ہوگا اور کونسا غلط؟ اور یہ فیصلہ کون کرے گا؟ اور یہ فیصلہ کب ہوگا؟ نیز یہ اختلاف امت کے اتحاد کا سبب بنے گا یا انتشار اور فرقہ بندی کا؟ محاورہ ہے: دوسروں کی آنکھ کا تنکا دیکھنے والے یہ کیوں نہیں دیکھتے کہ انکی اپنی آنکھ میں پورا شہتیر موجود ہے۔

**غیر مقلد** : اصولِ حدیث میں تو ایسا کوئی اصول نہیں کہ افراد بدلنے سے حدیث صحیح ضعیف ہو جائے یا ضعیف صحیح ہو جائے، اور آپ نے سلفی علماء کی طرف اس کی جو نسبت کی ہے تو یہ متعصب مقلدین کا پروپیگنڈہ ہے، وہ ایسی بے سروپا باتیں کرتے رہتے ہیں۔ یہ کوئی نئی بات نہیں۔ آپ اُن کی باتوں میں نہ آئیں۔

## باہم دست وگریباں (۱)

**سنی**: حدیث صحیح اور حدیث حسن ایک ہی چیز ہے یا دو الگ قسمیں ہیں؟

**غیر مقلد** : صلاۃ الرسولؐ سیالکوٹی پر ہمارے سکالروں نے جو کمپیوٹرائزڈ تحقیقی کام کیا ہے اس کو دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ حدیث کی دو علیحدہ علیحدہ قسمیں ہیں۔ چونکہ تینوں سکالر کسی حدیث پر حکم لگاتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے کسی پر حکم لگاتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔ اگر یہ دونوں ایک ہی قسم ہوتی تو پھر وہ سب کو صحیح یا سب کو حسن کہتے۔

**سنی** : آپ کو تعجب ہوگا کہ صلاۃ الرسولؐ کے یہ حاشیہ نگار (۱۷) حدیثوں کے صحیح یا حسن

ہونے میں باہمی اختلاف وانتشار کا شکار ہیں گویا ایک ہی کتاب اور ایک ہی مسلک کے تین حاشیہ نگار ایک ہی کتاب کی ایک ہی حدیث کے صحیح یا حسن ہونے کی بابت (۷۱) جگہوں پر باہم دست وگریبان ہیں، اور ہر صاحب فن اپنے اپنے فن کے جوہر دکھا رہا ہے اور ہر ایک اپنے ہی موقف کو سچا ثابت کرنے پر تلا ہوا ہے۔ جو خود ہی متفق نہیں وہ امت کو خاک متحد کریں گے؟

**غیر مقلد**: یہ بات تو ایسی ہے کہ کسی نے پوچھا تمہارے سر پر کتنے بال ہیں؟ اُس نے جواب دیا کہ تین لاکھ پانچ ہزار تین سو اسی (۳۰۵۳۸۰) سائل نے مزید پوچھا کہ آپ نے اتنی متعین تعداد کیسے بتائی؟ اس نے جواب دیا کہ اگر آپ کو میری بتائی ہوئی تعداد میں شک ہے تو تصدیق کرنے کے لئے خود گن لیں۔ اسی طرح سیالکوٹی صاحب کی ''صلاۃ الرسول ﷺ'' میں کل (۷۳۳) حدیثیں ہیں، اور اس پر تین سکالروں نے علیحدہ علیحدہ حاشیے لکھے ہیں اب ان سب حدیثوں کو تمام حاشیوں میں کون دیکھے گا؟ پھر کون ان کا باہمی موازنہ کرے گا؟ لہذا ان (۷۱) حدیثوں کی فرضی تعداد میں اختلاف کا کہہ کر کسی مقلد نے پروپیگنڈہ کیا ہوگا اور آپ اس کی باتوں میں آ گئے، ایسی چیزوں میں جنرل نالج سے ہی فیصلہ کر لیا کریں۔

**سنی**: میں فرضی باتیں نہیں کر رہا۔ یہ سیالکوٹی صاحب کی ''صلاۃ الرسول ﷺ'' ہے اور یہ اس کے تین حاشیے ہیں، میں اپنے منہ میاں مٹھو نہیں بننا چاہتا آپ خود چیک کر لیں کہ ان (۷۱) حدیثوں کی بابت دس سال کے اندر اندر لکھے گئے حاشیوں میں اس قدر اختلاف کیوں ہے؟ پبلشنگ اور مارکیٹنگ کی دلفریبیاں اپنی جگہ مگر کیا ان حاشیہ نگاروں کو اپنے قارئین پر ترس نہیں آیا؟

# (۱۷) تضاد صحیح و حسن

( ص= صحیح ح= حسن ح+ غ= حسن لغیرہ )

| نمبر | نام راوی (رضی اللہ عنہ) | صلاۃ الرسول سیالکوٹی | حاشیہ لقمان سلفی | | القول المقبول | | تسہیل الوصول | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | صفحہ نمبر | حکم حدیث | صفحہ | حکم حدیث | صفحہ | حکم حدیث | صفحہ |
| ١ | زید ابن ارقم | ٥٤ | ص | ٢٠ | ص | ٧٧ | ح | ٤٣ |
| ٢ | عائشه | ٥٥ | ص | ٢٠ | ح | ٧٩ | ص | ٤٣ |
| ٣ | — | ٥٦ | ص | ٢٠ | ص | ٨٥ | ح | ٤٤ |
| ٤ | — | ٥٦ | ح | ٢٠ | ص | ٨٧ | ح | ٤٤ |
| ٥ | — | ٥٦ | ص | ٢١ | ص | ٨٨ | ح | ٤٤ |
| ٦ | — | ٥٩ | ص | ٢٣ | ص | ٩٥ | ح | ٤٦ |
| ٧ | میمونه | ٦١ | ص | ٢٥ | ص | ١٠٥ | ح | ٤٩ |
| ٨ | عائشه | ٦٩ | ص | ٣١ | ص | ١٣٢ | ح | ٥٥ |
| ٩ | ابوسلمه | ٧٨ | ص | ٣٨ | ص | ١٦٣ | ح | ٦٢ |
| ١٠ | — | ٨٢ | ص | ٤٠ | ص | ١٦٩ | ح غ | ٦٥ |
| ١١ | — | ٨٣ | ص | ٤١ | ص | ١٧٣ | ح | ٦٧ |
| ١٢ | ابودرداء | ٨٩ | ص | ٤٥ | ص | ١٨٥ | ح | ٧٢ |
| ١٣ | صفوان | ١٠٣ | ح | ٥٦ | ح | ٢٠٤ | ص | ٨١ |
| ١٤ | نافع | ١١٨ | ص | ٦٦ | ص | ٢٢٣ | ح | ٩٢ |
| ١٥ | زیدابن ثابت | ١١٨ | ص | ٦٦ | ص | ٢٢٤ | ح | ٩٣ |
| ١٦ | ابن شقیق | ١٢٢ | ص | ٦٨ | ص | ٢٣٣ | ح | ٩٦ |
| ١٧ | ابودرداء | ١٢٢ | ص | ٦٨ | ص | ٢٣٤ | ح | ٩٦ |
| ١٨ | ابن عمرو | ١٢٣ | ص | ٦٩ | ح | ٢٣٤ | ح | ٩٦ |
| ١٩ | ابوذر | ١٢٨ | ح | ٧٢ | ص | ٢٣٩ | ح | ١٠٠ |
| ٢٠ | ابوهریره | ١٣٢ | ص | ٧٦ | ص | ٢٤٤ | ح | ١٠٣ |
| ٢١ | ابوامامه | ١٣٥ | ص | ٧٤ | ص | ٢٤٦ | ح | ١٠٤ |
| ٢٢ | — | ١٣٦ | ص | ٧٨ | ص | ٢٥١ | ح | ١٠٥ |
| ٢٣ | — | ١٣٨ | ح | ٨٠ | ح | ٢٦١ | ص | ١٠٧ |
| ٢٤ | — | ١٣٩ | ح | ٨٠ | ح | ٢٦٢ | ص | ١٠٧ |
| ٢٥ | — | ١٤٥ | ح | ٨٤ | ص | ٢٦٨ | ص | ١١٣ |
| ٢٦ | — | ١٥٤ | ص | ٩٠ | ص | ٢٨٥ | ح | ١٢٠ |
| ٢٧ | ابن عمر | ١٥٥ | ح | ٩١ | ص | ٢٨٨ | ص | ١٢١ |

( ص = صحیح ح = حسن ح+ غ = حسن لغیرہ )

| نمبر | نام راوی (رضی اللہ عنہ) | صلاۃ الرسول سیالکوٹی | حاشیہ لقمان سلفی | | القول المقبول | | تسہیل الوصول | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | صفحہ | حکم حدیث | صفحہ | حکم حدیث | صفحہ | حکم حدیث | صفحہ |
| ٥٥ | – | ٣٩١ | ص | ٢٥٠ | ص | ٦٣٣ | ح | ٣١٩ |
| ٥٦ | – | ٤٠٦ | ص | ٢٦١ | ص | ٦٥٣ | ح | ٣٣١ |
| ٥٧ | – | ٤٠٧ | ص | ٢٦٢ | ص | ٦٦٥ | ح | ٣٣٢ |
| ٥٨ | – | ٤٠٨ | ص | ٢٦٢ | ص | ٦٥٨ | ح | ٣٣٣ |
| ٥٩ | بریدہ | ٤٢١ | ص | ٢٧٤ | ص | ٦٨٧ | ح | ٣٤٤ |
| ٦٠ | ابودرداء | ٤٢٢ | ص | ٢٧٥ | ص | ٦٨٨ | ح | ٣٤٥ |
| ٦١ | ابن عباس | ٤٢٣ | ص | ٢٧٦ | ص | ٦٩٠ | ح | ٣٤٥ |
| ٦٢ | – | ٤٣١ | ص | ٢٨١ | ص | ٦٩٨ | ح | ٣٤٩ |
| ٦٣ | نافع | ٤٣٣ | ص | ٢٨٢ | ص | ٧٠٣ | ح | ٣٥١ |
| ٦٤ | – | ٤٣٥ | ص | ٢٨٤ | ص | ٧٠٧ | ح | ٣٥٤ |
| ٦٥ | – | ٤٤٢ | ص | ٢٩٠ | ح | ٧٢٢ | ح | ٣٦١ |
| ٦٦ | سعد بن ابی وقاص | ٤٥٠ | ص | ٢٩٦ | ص | ٧٣٦ | ح | ٣٦٨ |
| ٦٧ | – | ٤٤٩ | ص | ٣٠١ | ح | ٧٥٠ | ح | ٣٧٢ |
| ٦٨ | – | ٤٥٧ | ح | ٣٠٢ | ص | ٧٥٣ | ص | ٣٧٣ |
| ٦٩ | – | ٤٥٧ | ص | ٣٠٣ | ح | ٧٥٤ | ح | ٣٧٣ |
| ٧٠ | – | ٤٦٧ | ص | ٣٠٩ | ص | ٧٦٩ | ح | ٣٧٨ |
| ٧١ | – | ٤٧٦ | ص | ٣١٣ | ص | ٧٧٨ | ح | ٣٨٢ |

( ص= صحیح ح= حسن ح+ غ= حسن لغیرہ )

| نمبر | نام راوی (رضی اللہ عنہ) | صلاۃ الرسول سیالکوٹی | حاشیۃ لقمان سلفی | | القول المقبول | | تسہیل الوصول | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | صفحہ | حکم حدیث | صفحہ | حکم حدیث | صفحہ | حکم حدیث | صفحہ |
| ٥٥ | – | ٣٩١ | ص | ٢٥٠ | ص | ٦٣٣ | ح | ٣١٩ |
| ٥٦ | – | ٤٠٦ | ص | ٢٦١ | ص | ٦٥٣ | ح | ٣٣١ |
| ٥٧ | – | ٤٠٧ | ص | ٢٦٢ | ص | ٦٦٥ | ح | ٣٣٢ |
| ٥٨ | – | ٤٠٨ | ص | ٢٦٢ | ص | ٦٥٨ | ح | ٣٣٣ |
| ٥٩ | بریدہ | ٤٢١ | ص | ٢٧٤ | ص | ٦٨٧ | ح | ٣٤٤ |
| ٦٠ | ابودرداء | ٤٢٢ | ص | ٢٧٥ | ص | ٦٨٨ | ح | ٣٤٥ |
| ٦١ | ابن عباس | ٤٢٣ | ص | ٢٧٦ | ص | ٦٩٠ | ح | ٣٤٥ |
| ٦٢ | – | ٤٣١ | ص | ٢٨١ | ص | ٦٩٨ | ح | ٣٤٩ |
| ٦٣ | نافع | ٤٣٣ | ص | ٢٨٢ | ص | ٧٠٣ | ح | ٣٥١ |
| ٦٤ | – | ٤٣٥ | ص | ٢٨٤ | ص | ٧٠٧ | ح | ٣٥٤ |
| ٦٥ | – | ٤٤٢ | ص | ٢٩٠ | ح | ٧٢٢ | ح | ٣٦١ |
| ٦٦ | سعد بن ابی وقاص | ٤٥٠ | ص | ٢٩٦ | ص | ٧٣٦ | ح | ٣٦٨ |
| ٦٧ | – | ٤٤٩ | ص | ٣٠١ | ح | ٧٥٠ | ح | ٣٧٢ |
| ٦٨ | – | ٤٥٧ | ح | ٣٠٢ | ص | ٧٥٣ | ص | ٣٧٣ |
| ٦٩ | – | ٤٥٧ | ص | ٣٠٣ | ح | ٧٥٤ | ح | ٣٧٣ |
| ٧٠ | – | ٤٦٧ | ص | ٣٠٩ | ص | ٧٦٩ | ح | ٣٧٨ |
| ٧١ | – | ٤٧٦ | ص | ٣١٣ | ص | ٧٧٨ | ح | ٣٨٢ |

**غیر مقلد** : آپ نے تو بال کی کھال اتارنے والا محاورہ یاد دلا دیا آپ کی بات تو واقعی صحیح نکلی کہ ایک ہی حدیث کو ایک حاشیہ نگار صحیح کہہ رہا ہے تو دوسرا حسن کہتا ہے، اب کس کی مانیں کس کی چھوڑیں؟ کوئی ایک دو حدیثوں کی بات ہوتی تو ہم کوئی عذر تراشتے، لیکن (۷۱) حدیثوں کی بابت اس قدر اختلاف؟ بڑے تعجب کی بات ہے۔

اِدھر سلفی اُدھر سلفی کِسے مانیں کِسے چھوڑیں
اِسے مانا نہیں جاتا اُسے چھوڑا نہیں جاتا

البتہ ایک بات ذہن میں آتی ہے کہ حدیث صحیح اور حسن دونوں قابل عمل ہوتی ہیں۔ لہٰذا نتیجہ کے اعتبار سے زیادہ فرق نہیں۔ ہاں اگر صحیح اور ضعیف یا حسن اور ضعیف کا اختلاف ہوتا تو یہ واقعی اختلاف اور حقیقی تضاد ہوتا چونکہ اُن پر عمل کے اعتبار سے فرق پڑ جاتا ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ اس طرح کا کوئی اختلاف ان سکالروں اور حاشیہ نگاروں میں ہوا ہو۔

## باہم دست وگریباں (۲)

**سنی**: دو غیر مقلد ہوں اور اُن میں اتفاق ہو یہ ایسے ہی ہے جیسے کہ ریل کی پٹڑی کے دونوں سرے کہیں جا کر آپس میں مل جائیں۔ آپ کی معلومات میں اضافہ کے لئے اطلاع ہے کہ صلاۃ الرسولؐ میں تینتیس (۳۳) حدیثیں ایسی ہیں جنہیں اسی کتاب کے بعض حاشیہ نگار حسن کہتے ہیں اور دوسرے ضعیف کہتے ہیں۔ آپ انصاف سے کہیے کیا یہی تقاضائے اتحاد و اتفاق ہے، جواب دیتے وقت اپنے ضمیر کی آواز پر ضرور دھیان رکھیے گا۔

**غیر مقلد**: گزشتہ بات مان لینے کا یہ مطلب نہیں کہ تم الزام تراشی کا سلسلہ جاری رکھو، ہمارے محقق اور سکالر ایسے کمزور علم بھی نہیں کہ حسن اور ضعیف میں فرق نہ کر سکیں۔

**سنی**: ناراض نہ ہوں، آپ کو حق پہنچتا ہے کہ آپ مجھ سے میری بات کا ثبوت مانگیں، یہ دیکھیں تینتیس (۳۳) حدیثوں کے حسن اور ضعیف ہونے کی بابت تینوں حاشیہ نگار باہمی تضاد اور خانہ جنگی کا شکار ہیں۔ ائمہ اربعہ کی تقلید کو شرک اور حرام کہنے والوں کو دعوت فکر ہے کہ پندرھویں صدی کے ان حاشیہ نگاروں کی تقلید میں اِن تینتیس (۳۳) روایات کی بابت وہ کس کا فیصلہ مانتے ہیں اور کیوں؟

حریم گل کا بہاروں میں اب خدا حافظ
جو راز دار چمن تھا وہ باغبان نہ رہا

# ٣٣ تضاد حسن و ضعیف

( ح = حسن    ح غ = حسن لغیرہ    ض = ضعیف )

| نمبر | نام راوی (رضی اللہ عنہ) | صلاۃ الرسول سیالکوٹی | حاشیہ لقمان سلفی | | القول المقبول | | تسہیل الوصول | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | صفحہ | حکم حدیث | صفحہ | حکم حدیث | صفحہ | حکم حدیث | صفحہ |
| ١ | انس | ٣٦ | ض | ٨ | ض | ٥٣ | ح غ | ٣١ |
| ٢ | – | ٥٥ | ض | ٢٠ | ح | ٨٠ | ح | ٤٤ |
| ٣ | – | ٥٦ | ض | ٢١ | ض | ٨٩ | ح | ٤٥ |
| ٤ | عائشه | ٦٩ | ض | ٣٠ | ض | ١٢٠ | ح | ٥٥ |
| ٥ | علی | ٦٩ | ض | ٣٠ | ض | ١٢٧ | ح | ٥٥ |
| ٦ | عائشه | ٧٧ | ح | ٣٧ | ض | ١٥٩ | ض | ٦١ |
| ٧ | – | ١٣٨ | ض | ٨٠ | ض | ٢٥٦ | ح غ | ١٠٧ |
| ٨ | – | ١٣٨ | ض | ٨٠ | ض | ٢٥٩ | ح | ١٠٧ |
| ٩ | – | ١٦٨ | ض | ١٠٠ | ح | ٣٠٨ | ح غ | ١٣٢ |
| ١٠ | – | ١٨٧ | ض | ١١٤ | ض | ٣٣٨ | ح | ١٤٦ |
| ١١ | – | ٢٠٦ | ض | ١٢٨ | ض | ٣٧٥ | ح | ١٧٨ |
| ١٢ | عمرو بن شعیب | ٢٠٧ | ض | ١٢٨ | ح | ٣٧٦ | ح | ١٧٩ |
| ١٣ | جابر | ٢١٥ | ح | ١٣٥ | ح | ٣٨٩ | ض | ١٨٥ |
| ١٤ | ابن عباس | ٢٦٢ | ح | ١٦٥ | ض | ٤٤٠ | ض | ٢٢٣ |
| ١٥ | ابن زبیر | ٢٦٧ | ح | ١٦٨ | ح | ٤٤٧ | ض | ٢٢٧ |
| ١٦ | – | ٢٧٠ | ض | ١٧١ | ض | ٤٥١ | ح | ٢٢٩ |
| ١٧ | – | ٢٨٤ | ض | ١٧٩ | ض | ٤٦١ | ح | ٢٣٧ |
| ١٨ | – | ٣٢٢ | ض | ٢٠٤ | ض | ٥٢٥ | ح | ٢٦٠ |
| ١٩ | ابو امامه | ٣٣٠ | ض | ٢٠٩ | ض | ٥٣٣ | ح غ | ٢٧٠ |
| ٢٠ | عائشه | ٣٣٢ | ض | ٢٠٩ | ض | ٥٣٤ | ح | ٢٧٠ |
| ٢١ | ابو مالك اشعری | ٣٣٥ | ض | ٢١٢ | ح | ٥٤١ | ح | ٢٧٣ |
| ٢٢ | سبرہ بن معبد | ٣٣٧ | ض | ٢١٤ | ض | ٥٤٣ | ح | ٢٧٤ |
| ٢٣ | – | ٣٥٠ | ض | ٢٢٤ | ح | ٥٦٦ | ح غ | ٢٨٥ |
| ٢٤ | – | ٣٩٠ | ح | ٢٤٩ | ض | ٦٢١ | ض | ٣١٨ |
| ٢٥ | – | ٤١٤ | ض | ٢٦٨ | ح | ٦٧٧ | ح | ٣٤٠ |
| ٢٦ | ام شريك | ٤٣٤ | ض | ٢٨٣ | ض | ٧٠٦ | ح | ٣٥٢ |
| ٢٧ | – | ٤٤٢ | ض | ٢٨٩ | ض | ٧٢٢ | ح غ | ٣٦١ |
| ٢٨ | – | ٤٤٧ | ح | ٢٩٤ | ح | ٧٢٩ | ض | ٣٦٥ |
| ٢٩ | – | ٤٤٧ | ح | ٢٩٤ | ض | ٧٣٠ | ح | ٣٦٦ |
| ٣٠ | – | ٤٦٣ | ح | ٣٠٦ | ض | ٧٦١ | ض | ٣٧٥ |
| ٣١ | – | ٤٦٥ | ح | ٣٠٧ | ض | ٧٦٥ | ح غ | ٣٧٦ |
| ٣٢ | – | ٤٦٧ | ح | ٣٠٩ | ح | ٧٦٩ | ض | ٣٧٧ |
| ٣٣ | – | | | | | | | |

**غیر مقلد**: واقعی ان حدیثوں کی بابت تینوں حاشیہ نگاروں میں یہ اختلاف تو موجود ہے، لیکن باعث حیرت و تعجب ہے کہ یہ کیسے ہو گیا؟ اور اس میں مشکل بات یہ ہے کہ ان (۳۳) حدیثوں کو حسن سمجھ کر ہم ان پر عمل کریں یا ضعیف سمجھ کر عمل نہ کریں؟ نیز اس کا فیصلہ اور کون کرے گا؟ اور وہ کب ہوگا؟ بہر حال اس صورتحال کا کوئی متفقہ حل نکالنے کے لیے تینوں حاشیہ نگاروں کو ایک اجلاس میں جمع کرنے کی کوشش کریں گے۔

**سنی**: آپ نے محاورہ سنا ہے کہ۔ "تریاق از عراق آورد مار گزیدہ مردہ شود" جب تک دوائی عراق سے یہاں پہنچے گی سانپ کا ڈسا ہوا مر چکا ہوگا۔ جب تک یہ سکالر اکٹھے ہو کر کوئی فیصلہ نہیں کر پاتے اس وقت تک غیر مقلد جس کرب میں مبتلا رہیں گے اس کا اندازہ آپ کو ہم سے زیادہ ہو سکے گا۔ نیز یہ کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ نت نئے حاشیوں کی آمد آمد ہے جس سے اختلاف کا دائرہ تنگ ہونے کی بجائے مزید وسیع ہوتا جا رہا ہے۔

الغرض تمھارے باہمی اختلاف کا حقیقی روپ آخر کب تک مقدس ناموں کے آنچل میں چھپا رہیگا، ذرا نقاب الٹ کر تو دیکھیئے آپکو اپنے ہی مذہبی محاذ پر تڑپتے ہوئے لاشے نظر آئینگے۔

**غیر مقلد**: صورتحال تو واقعی گھمبیر ہے، چلیں اور چیزوں میں تو سب کا اتفاق ہے نا؟

## باہم دست و گریباں (۳)

**سنی**: محترم! غیر مقلد اور اتفاق؟ اس سے بڑھ کر عرض ہے کہ صلاۃ الرسولؐ کی (۳۲) بتیس حدیثوں کو کچھ حاشیہ نگار صحیح کہتے ہیں اور انہی کو دوسرے ضعیف کہتے ہیں، اب ان بتیس حدیثوں کی بابت اتنا بڑا اختلاف ایک ہی کتاب کے ایک ہی مسلک کے حاشیہ نگاروں میں ہے اور غیر مقلد دنیا تقسیم کا شکار ہے، القول المقبول کے قارئین + تسہیل الوصول کے قارئین + لقمان سلفی حاشیہ کے قارئین اپنی اپنی جگہ کوئی ان حدیثوں کو صحیح سمجھ کر عمل پیرا ہے تو کوئی ضعیف سمجھ کر ان حدیثوں کو چھوڑے بیٹھا ہے اس کا ذمہ دار

کون ہے؟ محفلوں میں بحث و مباحثہ ہوتا رہتا ہے ایک کتاب کا قاری اپنی کتاب لیئے ایک حدیث کو صحیح کہتا ہے تو دوسری کتاب کا قاری اس پر ضعیف ہونے کا فتویٰ لگاتا ہے اور سب کے ہاتھوں میں اپنے ہی علماء کی معتمد کتابیں ہیں۔ گویا ہر قاری اپنے امام کی بات کو صحیح کہتا ہے اور دوسرے کو غلط کہتا ہے، خود تو کسی غیر مقلد کی اپنی تحقیق نہیں ہر ایک اپنے اسکالر کو امام بنائے اس کی اندھی تقلید کیے جا رہا ہے، عام غیر مقلد پریشان ہے کہ ایک ہی کتاب اور ایک ہی مسلک کے اسکالروں کے نزدیک (۳۲) حدیثیں بیک وقت صحیح بھی ہیں اور ضعیف بھی ان میں سے کس کی بات صحیح ہے اور کس کی غلط؟

تحقیق، ریسرچ اور اجتہاد کے نام پر یہاں بھی پندرھویں صدی کے حاشیہ نگاروں کی تقلید میں پابند انِ سلاسل کو بیچ منجدھار لا کر چھوڑ دیا گیا ہے، اختلاف اور نااتفاقی کا ہمیشہ یہی نتیجہ نکلتا ہے، آخر کب تک قول و عمل میں تضاد کا بھرم قائم رہیگا؟

**غیر مقلد**: مجھے شک پڑ رہا ہے کہ صلاۃ الرسولؐ سیالکوٹی کے تین حاشیوں کے جعلی ایڈیشن تم لوگوں نے چھاپ لیے ہوں گے اور ان میں اس قسم کے اختلافات اور متضاد حکم لکھ دیئے ہوں گے تاکہ یہ جعلی ایڈیشن دکھا کر تم لوگوں کو ہم سے متنفر کر سکو۔

ذرہ ٹھہریئے میں اپنے بیگ میں سے لقمان سلفی صاحب کا اصل حاشیہ جو دارالداعی سے چھپا ہے اور تسہیل الوصول کا اصل نسخہ جو نعمانی کتب خانے سے اور القول المقبول کا اصل نسخہ جو دارالاشاعت اشرفیہ سے چھپا ہے وہ نکالتا ہوں۔ ابھی تمہاری چالاکی پکڑی جائے گی۔ ابھی دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی واضح ہو جائے گا۔

**سنی**: بدگمانی کی بھی ایک حد ہوتی ہے، بہر حال ذیل میں اُن ۳۲ حدیثوں کے صفحہ نمبر پیش خدمت ہیں جن کے صحیح یا ضعیف ہونے کی بابت تمہارے ہی محقق سکالر باہم دست و گریبان ہیں: ع اوخویشتن گم است کرا رہبری کند

(جو خود ہی بھٹکا ہوا ہے وہ دوسروں کی کیا راہنمائی کرے گا؟)

# ٣٢ تضاد صحیح و ضعیف

( ص= صحیح ض= ضعیف ض+ = سخت ضعیف خ =خاموش)

| نمبر | نام راوی (رضی اللہ عنہ) | صلاۃ الرسول سیالکوٹی | حاشیہ لقمان سلفی | | القول المقبول | | تسہیل الوصول | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | صفحہ نمبر | حکم حدیث | صفحہ | حکم حدیث | صفحہ | حکم حدیث | صفحہ |
| ١ | | ٥٣ | ض | ١٩ | ض | ٧٢ | ص | ٤١ |
| ٢ | – | ٥٦ | ض | ٢١ | ض | ٨٨ | ص | ٤٥ |
| ٣ | ابوہریرۃ | ٦٠ | ص | ٢٤ | ص | ١٠١ | ض | ٤٩ |
| ٤ | – | ٨٢ | ض | ٤١ | ص | ١٧٢ | ص | ٦٧ |
| ٥ | جابر | ١١٣ | ض | ٦٣ | ص | ٢١٦ | ض | ٨٩ |
| ٦ | – | ١٣٦ | ض | ٧٨ | ص | ٢٤٩ | ض | ١٠٥ |
| ٧ | علي | ١٤٧ | ض | ٨٦ | ض | ٢٧١ | ص | ١١٥ |
| ٨ | عقبہ بن عامر | ١٥١ | ض | ٨٩ | ص | ٢٨٠ | ص | ١١٨ |
| ٩ | – | ١٦٣ | ض | ٩٦ | خ | ٣٠٠ | ص | ١٢٧ |
| ١٠ | – | ١٦٨ | خ | ١٠١ | ض | ٣١٣ | ص | ١٣٣ |
| ١١ | معاویہ بن قرہ | ١٧١ | ص | ١٠٣ | سند جید | ٣١٥ | ض | ١٣٥ |
| ١٢ | ابوہریرہ | ١٧٢ | ض | ١٠٤ | ض | ٣١٧ | ص | ١٣٦ |
| ١٣ | ابوہریرہ | ١٩٥ | ض | ١٢٠ | ص | ٣٥٩ | ض | ١٦٠ |
| ١٤ | عبادۃ بن صامت | ٢٠٤ | ض+ | ١٢٦ | خ | ٣٧٣ | ص | ١٧٠ |
| ١٥ | عبداللہ بن عتبہ | ٢١١ | ض | ١٣١ | ض | ٣٨١ | ص | ١٨١ |
| ١٦ | ابن عباس | ٢١٤ | ص | ١٣٤ | ض | ٣٨٦ | ض | ١٨٤ |
| ١٧ | – | ٢١٧ | ص | ١٣٦ | ص | ٣٩٦ | ض | ١٨٦ |
| ١٨ | عقبہ بن عامر | ٢١٧ | ض | ١٣٧ | ض | ٣٩٧ | ص | ١٨٦ |
| ١٩ | – | ٢٣٧ | ص | ١٥٠ | ض | ٤١٧ | ص | ٢٠٠ |
| ٢٠ | ابن مسعود | ٢٥٢ | ص | ١٦٠ | ص | ٤٣٣ | ض | ٢١٨ |
| ٢١ | – | ٢٨٨ | ض | ١٨١ | ص | ٤٦٥ | ص | ٢٤٠ |
| ٢٢ | – | ٣١٦ | ص | ١٩٨ | ص | ٥٠٨ | ض | ٢٥٥ |
| ٢٣ | – | ٣١٧ | ص | ١٩٩ | ض | ٥٠٩ | ض | ٢٥٥ |
| ٢٤ | ابن مسعود | ٣٢٠ | ص | ٢٠١ | ص | ٥١٧ | ض | ٢٥٨ |
| ٢٥ | – | ٣٢٠ | ص | ٢٠٢ | ص | ٥١٧ | ض | ٢٥٨ |
| ٢٦ | عائشہ | ٣٩٨ | ض | ٢٥٥ | ض | ٦٤١ | ص | ٣٢٤ |
| ٢٧ | جعفربن محمد | ٤١٢ | ض+ | ٢٦٦ | ض+ | ٦٧٢ | ص | ٣٣٨ |
| ٢٨ | عبید بن عمیر | ٤١٥ | ض | ٢٦٩ | خ | ٦٧٩ | ص | ٣٤١ |
| ٢٩ | علي | ٤٢٨ | ص | ٢٧٩ | ص | ٦٩٤ | ض | ٣٤٧ |
| ٣٠ | – | ٤٣٤ | ص | ٢٨٣ | ص | ٧٠٤ | ض | ٣٥١ |
| ٣١ | ابن عباس | ٤٣٤ | ص | ٢٨٣ | ص | ٧٠٦ | ض | ٣٥٢ |
| ٣٢ | – | ٤٣٩ | ض | ٢٨٥ | ص | ٧٠٩ | ص | ٣٥٥ |

اگر آپکے دل ودماغ کے کسی گوشے میں اب بھی عدل وانصاف کی کوئی اہمیت باقی ہے تو مجھے بتائیے تمھارے اِس عمل سے اتحاد اور یکسوئی کا سبق مل رہا ہے یا سطر سطر سے اتحاد اور وحدت کا خون ٹپک رہا ہے؟

**غیر مقلد** :ارے! یہ ہمارے اپنے ایڈیشنوں میں بھی یوں ہی اختلاف اور تضاد تو موجود ہے، کہیں تم نے ہاتھ کی صفائی دکھا کر میرے بیگ میں بھی اپنے جعلی نسخے تو نہیں ڈال دیئے؟ لیکن بیگ کے تالے کی چابی تو میرے پاس تھی نیز یہ نسخے بھی وہی ہیں جن پر بقلم خود میرے نوٹس موجود ہیں۔ اب میں سوائے اس کے کیا کہہ سکتا ہوں؟

دل کے پھپھولے جل اُٹھے سینہ کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

میں کوئی خطیب نہیں میں کوئی ادیب نہیں، میں کوئی مصنف اور حاشیہ نگار نہیں لیکن میرے دل میں جو افکار وتصورات اُمڈ رہے ہیں ان کو اپنی زبان سے ادا کروں تو اہل حدیث ایوانوں میں طوفان آجائے گا، پٹرول کے پیسوں سے بنی ہوئی عمارتوں میں دراڑیں پڑ جائینگی حاشیہ نگاروں کی نیندیں چھن جائینگی، انہیں کیا اندازہ کہ انہوں نے صلاۃ الرسولؐ سیالکوٹی کے سربستہ راز کھول کر مسلک اہل حدیث کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا۔

‘‘خطائے بزرگاں گرفتن خطا است’’ بڑوں کی غلطیاں نکالنا غلطی ہے۔

اور اور اسکی نقد سزا انہیں یہ ملی کہ اُن سے جو غلطیاں سرزد ہوئی ہیں ان پر صرف حاشیے ہی نہیں تفصیلی شرح لکھنے کی ضرورت ہے، ‘‘بڑے میاں بڑے میاں، چھوٹے میاں کیا کہنے’’ کے مصداق پرانے مصنفین نے تو ہمیں پردے میں رکھا ہی تھا، نئے اسکالروں نے جو یہ گل کھلائے ہیں ان کی سزا ہمیں نہ جانے کب تک بھگتنی پڑے گی؟

**سنی**: آپ تو جذبات میں آگئے یہ سب باتیں آپ اپنے حضرات سے آئندہ

میٹنگ میں کرلیں یہاں تو خالص علمی ماحول میں گفتگو ہونی چاہئے۔

شکوہ کرنا ہو تو اپنا کر مقدّر کا نہ کر
خود عمل تیرا ہے صورت گر تری تصویر کا

**غیر مقلد**: معذرت خواہ ہوں یہ تبصرہ بے اختیار ہو گیا۔

## باہم دست وگریباں (۴)

**سنی** : بہرحال آپ کا تبصرہ بڑا وزنی ہے لیکن بات یہیں تک ختم نہیں ہوئی، ان حاشیہ نگاروں کے مقلدین میں بحث ومباحثہ کی کیفیت اس وقت بڑی سنجیدہ اور سنگین ہو جاتی ہے جب وہ صلاۃ الرسولؐ سیالکوٹی کی ان سات حدیثوں پر گفتگو کرتے ہیں جن کو ایک حاشیہ نگار صحیح کہتا ہے جبکہ دوسرا حسن کہتا ہے اور تیسرا ضعیف کہتا ہے، ''گویا جتنے منہ اتنی باتیں'' اگر آپ مبصرانہ تقریر نہ کرنے کا وعدہ کریں تو میں آپ کو اُن کے صفحہ نمبر بتا دوں۔

## ۷ تضاد صحیح حسن و ضعیف

( ص = صحیح ح = حسن ح غ = حسن لغیرہ ض = ضعیف)

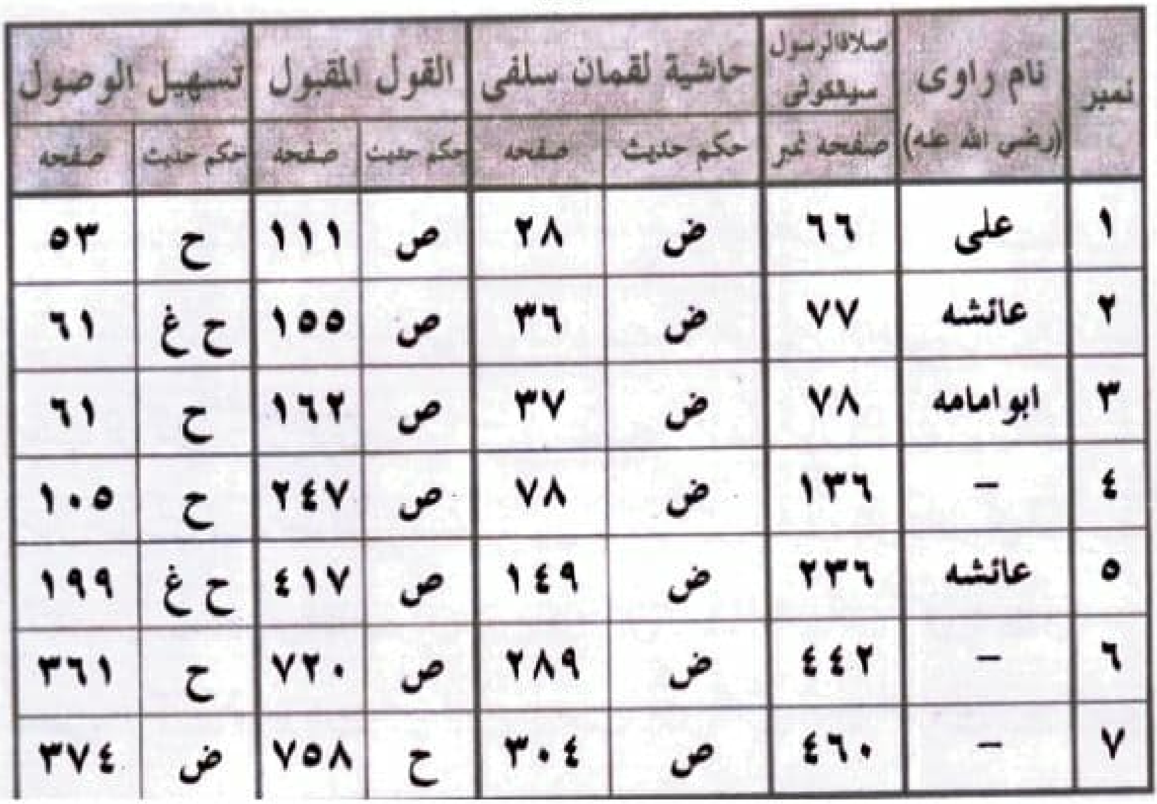

| نمبر | نام راوی | صلاۃ الرسول سیالکوٹی | حاشیۃ لقمان سلفی | | القول المقبول | | تسهيل الوصول | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | (رضي الله عنه) | صفحه نمبر | حكم حديث | صفحه | حكم حديث | صفحه | حكم حديث | صفحه |
| ١ | علی | ٦٦ | ض | ٢٨ | ص | ١١١ | ح | ٥٣ |
| ٢ | عائشه | ٧٧ | ض | ٣٦ | ص | ١٥٥ | ح غ | ٦١ |
| ٣ | ابو امامه | ٧٨ | ض | ٣٧ | ص | ١٦٢ | ح | ٦١ |
| ٤ | – | ١٣٦ | ض | ٧٨ | ص | ٢٤٧ | ح | ١٠٥ |
| ٥ | عائشه | ٢٣٦ | ض | ١٤٩ | ص | ٤١٧ | ح غ | ١٩٩ |
| ٦ | – | ٤٤٢ | ض | ٢٨٩ | ص | ٧٢٠ | ح | ٣٦١ |
| ٧ | – | ٤٦٠ | ص | ٣٠٤ | ح | ٧٥٨ | ض | ٣٧٤ |

**غیر مقلد:** یہ تو حد ہوگئی کہ ایک ہی حدیث صحیح ہو وہی حسن ہو اور وہی ضعیف ہو؟

**سنی:** اب تم خود ہی سوچو کہ ائمہ اربعہ کے اختلاف کو تو تم فرقہ بندی کہو، اگر ایک مسئلہ میں دو یا تین رائے ہوں تو تم کہو کہ ایک قرآن ہے ایک حدیث ہے پھر ایک مسئلہ میں دو یا تین رائے کیسی؟ اور ان میں سے ایک صحیح ہے باقی غلط، اب تم ہی بتاؤ ایک قرآن اور حدیث کے نام لیوا، ایک کتاب میں ایک حدیث کی حیثیت متعین کرنے میں ہی تین علیحدہ اور متضاد رائے رکھیں تو سبھی صحیح ہیں تو کیسے؟ اور اگر ایک صحیح ہے تو کون؟ اور اس بات کا فیصلہ کون کرے گا؟ اور کب کرے گا ؟

ع او خویشتن گم است کرا رہبری کند

(جو خود ہی بھٹکا ہوا ہے وہ کسی کی راہنمائی کیا کرے گا؟)

مجھے اس موقع پر اِس سے زیادہ کچھ نہیں کہنا کہ غیر مقلدین حضرات نے اگر اب بھی دوسروں کو اختلاف ائمہ مجتہدین کا طعنہ دینا ہے تو انہیں پہلے اپنی طبیعت عالیہ کا خلجان دور کر لینا چاہیے پھر دوسروں پر اعتراض کی فکر کرنی چاہیے۔

**غیر مقلد:** مجھے تبصرے کے لیے نہ کہیں:

تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم (پورا جسم چھلنی ہے روئی کہاں کہاں رکھوں)

اِدھر سلفی اُدھر سلفی کِسے مانیں کِسے چھوڑیں

اِسے مانا نہیں جاتا اُسے چھوڑا نہیں جاتا

مجھے بے ساختہ ایک واقعہ یاد آ گیا ہے کہ کچھ نابینا حضرات کا گزر ایک پالتو ہاتھی کے پاس سے ہوا تو انہوں نے کہا کہ چلو تحقیق و ریسرچ کریں کہ ہاتھی کیسا ہوتا ہے؟ ہر ایک نے ہاتھ لگا کر اندازہ کیا پھر کہیں بیٹھ کر اپنی غیر مقلدانہ تحقیق پر تبصرہ کرنے لگے، جسکا ہاتھ ہاتھی کی ٹانگ کو لگا تھا اس نے کہا کہ ہاتھی ایک موٹے کھمبے کی طرح ہوتا

ہے، جسکا ہاتھ اُسکے پیٹ کو لگا تھا اس نے کہا کہ ہاتھی ایک خمدار سطح کی طرح ہوتا ہے، جسکا ہاتھ اسکی سونڈ پر لگا اس نے کہا کہ گوشت کی موٹی سی لٹکتی ہوئی چیز کا نام ہاتھی ہے۔

الغرض جہاں جسکا ہاتھ لگا اُس نے اسی کو ہاتھی سمجھ لیا۔ شاید ہمارے اِن حاشیہ نگاروں کی تحقیق وکمپیوٹرائزڈ ریسرچ بھی اِسی سے ملتی جلتی ہے۔

آپ کی معلومات بڑی گہری ہیں، مجھے یہ تو بتائیں کہ صلاۃ الرسولؐ سیالکوٹی میں ایک سو پچپن ضعیف حدیثوں کی تفصیل کیا ہے؟

## باہم دست وگریباں (۵)

**سنی:** یہ بھی بڑی عجیب داستان ہے:

(۱) ۱۹۸۹ء میں القول المقبول میں صلاۃ الرسولؐ سیالکوٹی میں ضعیف حدیثوں کی تعداد (۸۴) چوراسی تھی جو نظر ثانی شدہ ایڈیشن میں بڑھ کر (۱۱۱) ہو گئی۔ اگر نظر ثالث کے بعد کوئی ایڈیشن چھپا تو نہ جانے یہ تعداد کتنی ہو جائیگی؟

(۲) ۲۰۰۳ء میں ڈاکٹر لقمان سلفی صاحب نے پہلے ایڈیشن میں (۱۲۷) ایک سو ستائیس ضعیف حدیثوں کی نشاندہی کی۔ دیکھیں دوسرے ایڈیشن میں یہ تعداد کتنی ہوگی؟

(۳) ۲۰۰۵ء میں تسہیل الوصول میں (۹۷) ستانوے ضعیف حدیثوں کا اعتراف کیا گیا۔

(۴) اب دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ تینوں حاشیہ نگاران (۱۵۵) ضعیف حدیثوں میں سے ۶۷ ضعیف حدیثوں پر متفق ہیں، ۳ موضوع حدیثیں انکے علاوہ ہیں۔ جب کہ ہر حاشیہ نگار نے مزید جن ضعیف حدیثوں کی انفرادی نشاندہی کی ہے ان کی تعداد ۸۵ ہے۔

(۵) یوں متفقہ اور انفرادی ضعیف حدیثوں کو ملایا جائے تو صلاۃ الرسولؐ سیالکوٹی میں کل ضعیف حدیثوں کی تعداد (۱۵۵) ایک سو پچپن ہے۔

# ۱۵۵ ضعیف حدیثوں کی فہرست

( ص = صحیح   ح = حسن   ح غ = حسن لغیرہ   ض = ضعیف   ض+ = سخت ضعیف )

| نمبر | نام راوی | صلاۃ الرسول سیالکوٹی | حاشیۃ لقمان سلفی | | القول المقبول | | تسہیل الوصول | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | (رضی اللہ عنہ) | صفحہ نمبر | حکم حدیث | صفحہ | حکم حدیث | صفحہ | حکم حدیث | صفحہ |
| ۱ | انس | ۳۶ | ض | ۸ | ض | ۵۳ | ح غ | ۳۱ |
| ۲ | — | ٤۷ | ض | ۱٦ | ض | ٦٦ | ض | ۳۸ |
| ۳ | انس | ٤۹ | ض | ۱٦ | ض | ٦۷ | ض | ۳۹ |
| ٤ | — | ۵۳ | ض | ۱۹ | ض | ۷۲ | ص | ٤۱ |
| ۵ | — | ۵۵ | ض | ۲۰ | ح | ۸۰ | ح | ٤٤ |
| ٦ | — | ۵٦ | ض | ۲۱ | ض | ۸۸ | ص | ٤۵ |
| ۷ | — | ۵٦ | ض | ۲۱ | ض | ۸۹ | ح | ٤۵ |
| ۸ | ابوموسی | ۵۸ | ض | ۲۲ | ض | ۹۳ | ض | ٤٦ |
| ۹ | ابوھریرۃ | ٦۰ | ص | ۲٤ | ص | ۱۰۱ | ض | ٤۹ |
| ۱۰ | علی | ٦٦ | ض | ۲۸ | ص | ۱۱۱ | ح | ۵۳ |
| ۱۱ | — | ٦٦ | ض | ۲۹ | ض | ۱۱۵ | ض | ۵۳ |
| ۱۲ | علی | ٦۸ | ض+ | ۳۰ | ض | ۱۱۹ | ض | ۵٤ |
| ۱۳ | عائشہ | ٦۹ | ض | ۳۰ | ض | ۱۲۰ | ح | ۵۵ |
| ۱٤ | علی | ٦۹ | ض | ۳۰ | ض | ۱۲۷ | ح | ۵۵ |
| ۱۵ | ابن عمر | ۷٤ | ض | ۳۳ | ض | ۱٤۰ | ض | ۵۸ |
| ۱٦ | عائشہ | ۷۷ | ض | ۳٦ | ص | ۱۵۵ | ح غ | ٦۱ |
| ۱۷ | عائشہ | ۷۷ | ح | ۳۷ | ض | ۱۵۹ | ض | ٦۱ |
| ۱۸ | ابوامامہ | ۷۸ | ض | ۳۷ | ص | ۱٦۲ | ح | ٦۱ |
| ۱۹ | — | ۸۲ | ض | ٤۰ | ض | ۱۷۱ | ض | ٦٦ |
| ۲۰ | — | ۸۲ | ض | ٤۱ | ص | ۱۷۲ | ص | ٦۷ |
| ۲۱ | عائشہ | ۹۹ | ض | ۵۱ | ض | ۱۹٦ | ض | ۷۸ |
| ۲۲ | — | ۱۰۹ | ض | ٦۰ | خ | ۲۱۰ | خ | ۸۵ |
| ۲۳ | — | ۱۰۹ | ض | ٦۰ | ض | ۲۱۱ | خ | ۸۵ |
| ۲٤ | جابر | ۱۱۳ | ض | ٦۳ | ص | ۲۱٦ | ض | ۸۹ |

( ص = صحیح   ح = حسن   ح غ = حسن لغیرہ   ض = ضعیف   ض+ = سخت ضعیف )

| نمبر | نام راوی | صلاۃ الرسول سیالکوٹی | حاشیہ لقمان سلفی | | القول المقبول | | تسہیل الوصول | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | (رضی اللہ عنہ) | صفحہ | حکم حدیث | صفحہ | حکم حدیث | صفحہ | حکم حدیث | صفحہ |
| ٢٥ | – | ١٣٦ | ض | ٧٨ | ص | ٢٤٧ | ح | ١٠٥ |
| ٢٦ | – | ١٣٦ | ض | ٧٨ | ص | ٢٤٩ | ض | ١٠٥ |
| ٢٧ | – | ١٣٧ | ض | ٧٨ | ض | ٢٥٢ | ض | ١٠٥ |
| ٢٨ | – | ١٣٧ | ض+ | ٧٨ | ض+ | ٢٥٢ | ض | ١٠٥ |
| ٢٩ | – | ١٣٧ | ض | ٧٨ | ض | ٢٥٣ | ض | ١٠٦ |
| ٣٠ | – | ١٣٧ | ض | ٧٩ | ض | ٢٥٣ | ض | ١٠٦ |
| ٣١ | – | ١٣٧ | ض | ٧٩ | خ | ٢٥٤ | ض | ١٠٦ |
| ٣٢ | – | ١٣٧ | ض | ٧٩ | ض | ٢٥٤ | ض | ١٠٦ |
| ٣٣ | – | ١٣٧ | ض | ٧٩ | ض | ٢٥٥ | ض | ١٠٦ |
| ٣٤ | – | ١٣٧ | ض | ٧٩ | ض | ٢٥٥ | ض | ١٠٦ |
| ٣٥ | – | ١٣٧ | ض | ٧٩ | ض | ٢٥٦ | ض | ١٠٦ |
| ٣٦ | – | ١٣٨ | من گھڑت | ٧٩ | من گھڑت | ٢٥٦ | ض | ١٠٦ |
| ٣٧ | – | ١٣٨ | ض | ٨٠ | ض | ٢٥٦ | ح غ | ١٠٧ |
| ٣٨ | – | ١٣٨ | ض | ٨٠ | ض | ٢٥٧ | ض | ١٠٧ |
| ٣٩ | – | ١٣٨ | ض | ٨٠ | ض | ٢٥٧ | ض | ١٠٧ |
| ٤٠ | – | ١٣٨ | ض | ٨٠ | ض | ٢٥٩ | ح | ١٠٧ |
| ٤١ | علي | ١٤٧ | ض | ٨٦ | ض | ٢٧١ | ص | ١١٥ |
| ٤٢ | عقبه بن عامر | ١٥١ | ض | ٨٩ | ص | ٢٨٠ | ص | ١١٨ |
| ٤٣ | – | ١٥٦ | ض | ٩٢ | ض | ٢٩٠ | ض | ١٢٣ |
| ٤٤ | – | ١٥٦ | ض | ٩٢ | ض | ٢٩٠ | ض | ١٢٣ |
| ٤٥ | – | ١٥٦ | ض | ٩٢ | ض | ٢٩١ | ض | ١٢٣ |
| ٤٦ | ابن عباس | ١٥٨ | ض | ٩٣ | ض | ٢٩٣ | ض | ١٢٤ |
| ٤٧ | – | ١٦٠ | ض | ٩٥ | ض | ٢٩٨ | ض | ١٢٦ |
| ٤٨ | – | ١٦٣ | ض | ٩٦ | خ | ٣٠٠ | ص | ١٢٧ |
| ٤٩ | – | ١٦٨ | ض | ١٠٠ | ح | ٣٠٨ | ح غ | ١٣٢ |
| ٥٠ | – | ١٦٨ | خ | ١٠١ | ض | ٣١٣ | ص | ١٣٣ |

( ص = صحیح    ح = حسن    ح غ = حسن لغیرہ    ض = ضعیف    ض+ = سخت ضعیف )

| نمبر | نام راوی (رضی اللہ عنہ) | صلاۃ الرسول سیالکوٹی | حاشیہ لقمان سلفی | | القول المقبول | | تسہیل الوصول | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | صفحہ | حکم حدیث | صفحہ | حکم حدیث | صفحہ | حکم حدیث | صفحہ |
| ٥١ | ابوقتادہ | ١٧١ | ض | ١٠٢ | ض | ٣١٤ | ض | ١٣٥ |
| ٥٢ | معاویہ بن قرہ | ١٧١ | ص | ١٠٣ | سند جید | ٣١٥ | ض | ١٣٥ |
| ٥٣ | ابوہریرہ | ١٧٢ | ض | ١٠٤ | ض | ٣١٧ | ص | ١٣٦ |
| ٥٤ | ابوسعید | ١٧٦ | ض | ١٠٦ | ض | ٣٢٤ | ض | ١٣٨ |
| ٥٥ | – | ١٨٧ | ض | ١١٤ | ض | ٣٣٧ | ض | ١٤٦ |
| ٥٦ | – | ١٨٧ | ض | ١١٤ | ض | ٣٣٨ | ح | ١٤٦ |
| ٥٧ | ابن عباس | ١٨٩ | ض | ١١٦ | ض | ٣٤٢ | ض | ١٥٤ |
| ٥٨ | ابوہریرہ | ١٩٥ | ض | ١٢٠ | ص | ٣٥٩ | ض | ١٦٠ |
| ٥٩ | عبادۃ بن صامت | ٢٠٤ | ض+ | ١٢٦ | خ | ٣٧٣ | ص | ١٧٠ |
| ٦٠ | – | ٢٠٦ | ض | ١٢٨ | ض | ٣٧٥ | ح | ١٧٨ |
| ٦١ | عمروبن شعیب | ٢٠٧ | ض | ١٢٨ | ح | ٣٧٦ | ح | ١٧٩ |
| ٦٢ | جابر بن سمرۃ | ٢١٠ | ض | ١٣٠ | ض | ٣٧٩ | ض | ١٨١ |
| ٦٣ | عبداللہ بن عتبہ | ٢١١ | ض | ١٣١ | ض | ٣٨١ | ص | ١٨١ |
| ٦٤ | ابن عمر | ٢١١ | منکر | ١٣١ | ض | ٣٨١ | ض | ١٨٢ |
| ٦٥ | ابن عباس | ٢١٤ | ص | ١٣٤ | ض | ٣٨٦ | ض | ١٨٤ |
| ٦٦ | ابوہریرہ | ٢١٤ | ض | ١٣٤ | ض | ٣٨٨ | ض | ١٨٤ |
| ٦٧ | جابر | ٢١٥ | ح | ١٣٥ | ح | ٣٨٩ | ض | ١٨٥ |
| ٦٨ | – | ٢١٧ | ص | ١٣٦ | ص | ٣٩٦ | ض | ١٨٦ |
| ٦٩ | عقبہ بن عامر | ٢١٧ | ض | ١٣٧ | ض | ٣٩٧ | ص | ١٨٦ |
| ٧٠ | – | ٢١٩ | ض | ١٣٨ | ض | ٣٩٩ | خ | ١٨٧ |
| ٧١ | ابن عمر | ٢٣٢ | ض | ١٤٦ | ض | ٤١٣ | خ | ١٩٥ |
| ٧٢ | عائشہ | ٢٣٦ | ض | ١٤٩ | ص | ٤١٧ | ح غ | ١٩٩ |
| ٧٣ | – | ٢٣٧ | ض | ١٥٠ | ض | ٤١٧ | ص | ٢٠٠ |
| ٧٤ | وائل بن حجر | ٢٤٤ | ض | ١٥٤ | ض | ٤٢٢ | ض | ٢١٢ |
| ٧٥ | ابن مسعود | ٢٥٢ | ص | ١٦٠ | ص | ٤٣٣ | ض | ٢١٨ |
| ٧٦ | – | ٢٥٤ | ض+ | ١٦١ | ض+ | ٤٣٥ | خ | ٢٢٠ |

( ص = صحیح    ح = حسن    ح غ = حسن لغیرہ    ض = ضعیف    ض+ = سخت ضعیف )

| نمبر | نام راوی (رضی اللہ عنہ) | صلاۃ الرسول سیالکوٹی | حاشیہ لقمان سلفی | | القول المقبول | | تسہیل الوصول | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | صفحہ | حکم حدیث | صفحہ | حکم حدیث | صفحہ | حکم حدیث | صفحہ |
| ٧٧ | – | ٢٥٦ | ض | ١٦٢ | ض | ٤٣٦ | خ | ٢٢٠ |
| ٧٨ | ابن عباس | ٢٦٢ | ح | ١٦٥ | ض | ٤٤٠ | ض | ٢٢٣ |
| ٧٩ | ابن زبیر | ٢٦٧ | ح | ١٦٨ | ح | ٤٤٧ | ض | ٢٢٧ |
| ٨٠ | – | ٢٧٠ | ض | ١٧١ | ض | ٤٥١ | خ | ٢٢٩ |
| ٨١ | – | ٢٨٢ | خ | ١٧٨ | سند ض | ٤٦٠ | سند ض | ٢٣٧ |
| ٨٢ | – | ٢٨٤ | ض | ١٧٩ | ض | ٤٦١ | ح | ٢٣٧ |
| ٨٣ | – | ٢٨٨ | ض | ١٨١ | ص | ٤٦٥ | ص | ٢٤٠ |
| ٨٤ | سمرہ | ٢٩١ | ض | ١٨٣ | ض | ٤٦٩ | ض | ٢٤٢ |
| ٨٥ | – | ٣٠٣ | ض | ١٩٠ | ض | ٤٨١ | ض | ٢٤٨ |
| ٨٦ | معقل بن یسار | ٣٠٤ | ض | ١٩١ | ض | ٤٨٢ | ض | ٢٤٨ |
| ٨٧ | – | ٣٠٥ | ض | ١٩١ | ض | ٤٨٣ | ض | ٢٤٩ |
| ٨٨ | – | ٣٠٨ | سند ض | ١٩٣ | ص | ٤٨٥ | ح | ٢٥٠ |
| ٨٩ | انس | ٣١٢ | ض+ | ١٩٤ | ض+ | ٤٨٧ | ض+ | ٢٥١ |
| ٩٠ | – | ٣١٦ | ص | ١٩٨ | ص | ٥٠٨ | ض | ٢٥٥ |
| ٩١ | – | ٣١٧ | ص | ١٩٩ | ض | ٥٠٩ | ض | ٢٥٥ |
| ٩٢ | ابن مسعود | ٣٢٠ | ص | ٢٠١ | ص | ٥١٧ | ض | ٢٥٨ |
| ٩٣ | – | ٣٢٠ | ص | ٢٠٢ | ص | ٥١٧ | ض | ٢٥٨ |
| ٩٤ | – | ٣٢٢ | ض | ٢٠٣ | ض | ٥٢٣ | ض | ٢٥٩ |
| ٩٥ | – | ٣٢٢ | ض | ٢٠٤ | ض | ٥٢٥ | ح | ٢٦٠ |
| ٩٦ | – | ٣٢٣ | ض | ٢٠٤ | ض | ٥٢٥ | خ | ٢٦٥ |
| ٩٧ | ابو امامہ | ٣٣٠ | ض | ٢٠٩ | ض | ٥٣٣ | ح غ | ٢٧٠ |
| ٩٨ | عائشہ | ٣٣٢ | ض | ٢٠٩ | ض | ٥٣٤ | ح | ٢٧٠ |
| ٩٩ | – | ٣٣٢ | ض- | ٢١٠ | ض- | ٥٣٦ | ض | ٢٧١ |
| ١٠٠ | ابو مالک اشعری | ٣٣٥ | ض | ٢١٢ | ح | ٥٤١ | ح | ٢٧٣ |
| ١٠١ | سبرہ بن معبد | ٣٣٧ | ض | ٢١٤ | ض | ٥٤٣ | ح | ٢٧٤ |
| ١٠٢ | ابو ہریرہ | ٣٣٧ | ض | ٢١٤ | ض | ٥٤٤ | ض | ٢٧٤ |

( ص = صحیح ح = حسن ح غ = حسن لغیرہ ض = ضعیف ض+ = سخت ضعیف )

| نمبر | نام راوی (رضی اللہ عنہ) | صلاۃالرسول سیالکوٹی | حاشیہ لقمان سلفی | | القول المقبول | | تسہیل الوصول | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | صفحہ | حکم حدیث | صفحہ | حکم حدیث | صفحہ | حکم حدیث | صفحہ |
| ١٠٣ | ابو ہریرہ | ٣٣٧ | ض | ٢١٤ | ض | ٥٤٥ | ض | ٢٧٥ |
| ١٠٤ | – | ٣٣٨ | ض | ٢١٥ | ض | ٥٤٦ | ض | ٢٧٥ |
| ١٠٥ | – | ٣٤٥ | ض | ٢٢١ | ض | ٥٥٨ | ض | ٢٨٠ |
| ١٠٦ | – | ٣٥٠ | ض | ٢٢٤ | ح | ٥٦٦ | ح غ | ٢٨٥ |
| ١٠٧ | عائشہ | ٣٥٨ | ض | ٢٢٩ | ض | ٥٧٨ | ض | ٢٩٣ |
| ١٠٨ | جابر | ٣٨٦ | ض | ٢٤٦ | ض | ٦١٢ | ض | ٣١٤ |
| ١٠٩ | – | ٣٨٨ | ض | ٢٤٨ | ض | ٦١٦ | ض | ٣١٥ |
| ١١٠ | – | ٣٩٠ | ح | ٢٤٩ | ض | ٦٢١ | ض | ٣١٨ |
| ١١١ | عائشہ | ٣٩٨ | ض | ٢٥٥ | ض | ٦٣٥ | ص | ٣٢٤ |
| ١١٢ | – | ٤٠١ | ض | ٢٥٨ | ض | ٦٤١ | ض | ٣٢٧ |
| ١١٣ | – | ٤٠٦ | ض | ٢٦١ | ض | ٦٥٥ | ض | ٣٣١ |
| ١١٤ | – | ٤٠٧ | من گھڑت | ٢٦١ | من گھڑت | ٦٥٥ | ض+ | ٣٣٢ |
| ١١٥ | – | ٤٠٩ | ض | ٢٦٣ | ض | ٦٥٩ | ض | ٣٣٣ |
| ١١٦ | – | ٤٠٩ | ض | ٢٦٣ | ض | ٦٦٠ | ض | ٣٣٤ |
| ١١٧ | – | ٤٠٩ | ض | ٢٦٤ | ض | ٦٦٢ | ض | ٣٣٥ |
| ١١٨ | جعفر بن محمد | ٤١٢ | ض+ | ٢٦٦ | ض+ | ٦٧٢ | ص | ٣٣٨ |
| ١١٩ | – | ٤١٤ | ض | ٢٦٨ | خ | ٦٧٧ | ح | ٣٤٠ |
| ١٢٠ | عبید بن عمیر | ٤١٥ | ض | ٢٦٩ | خ | ٦٧٩ | ص | ٣٤١ |
| ١٢١ | – | ٤١٨ | خ | ٢٧١ | خ | ٦٨٢ | ض | ٣٤٣ |
| ١٢٢ | – | ٤٢٠ | ض | ٢٧٣ | ض | ٦٨٤ | ض | ٣٤٤ |
| ١٢٣ | – | ٤٢٥ | ض+ | ٢٧٨ | ض+ | ٦٩٢ | ض | ٣٤٧ |
| ١٢٤ | علی | ٤٢٨ | ص | ٢٧٩ | ص | ٦٩٤ | ض | ٣٤٧ |
| ١٢٥ | – | ٤٣١ | ض | ٢٨١ | ض | ٦٩٩ | ض | ٣٤٩ |
| ١٢٦ | ابو سعید | ٤٣٢ | ض | ٢٨٢ | ض | ٧٠١ | ض | ٣٥٠ |
| ١٢٧ | – | ٤٣٤ | ص | ٢٨٣ | ص | ٧٠٤ | ض | ٣٥١ |
| ١٢٨ | ابن عباس | ٤٣٤ | ص | ٢٨٣ | ص | ٧٠٦ | ض | ٣٥٢ |

( ص = صحیح ح = حسن ح غ = حسن لغیرہ ض = ضعیف ض+ = سخت ضعیف )

| نمبر | نام راوی | صلاۃ الرسول سیالکوٹی | حاشیہ لقمان سلفی | | القول المقبول | | تسہیل الوصول | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | (رضی اللہ عنہ) | صفحہ | حکم حدیث | صفحہ | حکم حدیث | صفحہ | حکم حدیث | صفحہ |
| ١٢٩ | ام شریك | ٤٣٤ | ض | ٢٨٣ | ض | ٧٠٦ | ح | ٣٥٢ |
| ١٣٠ | – | ٤٣٩ | ض | ٢٨٥ | ص | ٧٠٩ | ض | ٣٥٥ |
| ١٣١ | – | ٤٤٢ | ض | ٢٨٩ | ص | ٧٢٠ | ح | ٣٦١ |
| ١٣٢ | – | ٤٤٢ | ض | ٢٨٩ | ض | ٧٢٢ | ح غ | ٣٦١ |
| ١٣٣ | – | ٤٤٦ | ض | ٢٩٣ | ض | ٧٢٨ | ض | ٣٦٥ |
| ١٣٤ | – | ٤٤٧ | سند ض | ٢٩٣ | سند ض | ٧٢٨ | ض | ٣٦٥ |
| ١٣٥ | – | ٤٤٧ | ح | ٢٩٤ | ح | ٧٢٩ | ض | ٣٦٥ |
| ١٣٦ | -- | ٤٤٧ | ح | ٢٩٤ | ض | ٧٣٠ | ح | ٣٦٦ |
| ١٣٧ | – | ٤٤٧ | منگھڑت | ٢٩٤ | ض+ | ٧٣١ | ض | ٣٦٦ |
| ١٣٨ | – | ٤٤٧ | ض | ٢٩٤ | ض | ٧٣٢ | ض | ٣٦٦ |
| ١٣٩ | – | ٤٤٨ | ض+ | ٢٩٥ | ض+ | ٧٣٤ | ض | ٣٦٧ |
| ١٤٠ | – | ٤٥٠ | خ | ٢٩٦ | خ | ٧٣٧ | ض | ٣٦٩ |
| ١٤١ | – | ٤٥٨ | ض | ٣٠٣ | ض | ٧٥٥ | ض | ٣٧٣ |
| ١٤٢ | – | ٤٦٠ | ص | ٣٠٤ | ح | ٧٥٨ | ض | ٣٧٤ |
| ١٤٣ | – | ٤٦٠ | ض | ٣٠٤ | ض | ٧٥٩ | ض | ٣٧٤ |
| ١٤٤ | – | ٤٦٢ | ض+ | ٣٠٥ | ض+ | ٧٦١ | ض+ | ٣٧٥ |
| ١٤٥ | – | ٤٦٣ | ح | ٣٠٦ | ض | ٧٦١ | ض | ٣٧٥ |
| ١٤٦ | – | ٤٦٤ | ض | ٣٠٧ | ض | ٧٦٤ | ض | ٣٧٦ |
| ١٤٧ | – | ٤٦٥ | ح | ٣٠٧ | ض | ٧٦٥ | ح غ | ٣٧٦ |
| ١٤٨ | – | ٤٦٥ | ض | ٣٠٧ | ض | ٧٦٦ | خ | ٣٧٦ |
| ١٤٩ | – | ٤٦٥ | ض | ٣٠٨ | ض | ٧٦٧ | ض | ٣٧٧ |
| ١٥٠ | – | ٤٦٧ | ح | ٣٠٩ | ح | ٧٦٩ | ض | ٣٧٧ |
| ١٥١ | – | ٤٧١ | ض | ٣١١ | ض | ٧٧٤ | ض | ٣٨٠ |
| ١٥٢ | – | ٤٧٣ | ض+ | ٣١١ | ض+ | ٧٧٥ | ض+ | ٣٨٠ |
| ١٥٣ | – | ٤٧٥ | ض | ٣١٢ | ض | ٧٧٧ | ض | ٣٨١ |
| ١٥٤ | – | ٤٧٦ | ض | ٣١٣ | ض | ٧٧٧ | جید | ٣٨٢ |
| ١٥٥ | – | ٤٧٧ | ض | ٣١٣ | ض | ٧٧٨ | ض | ٣٨٢ |

**غیر مقلد** : ہمیں جو معیار بتایا گیا تھا وہ تو بالکل غلط ہو گیا کہ جس طریقہ پر ہم عمل پیرا ہوں وہ صحیح حدیث کے مطابق ہوتا ہے اور اور جو حدیث ہمارے موقف کے خلاف ہو وہ ضعیف ہوتی ہے۔ جبکہ یہاں تو ہم خود ہی ۱۵۵ ضعیف حدیثوں پر عمل پیرا ہیں۔

**سنی** : بہر حال آپنے خود ہی ملاحظہ کر لیا کہ آپکو ضعیف حدیث کی بابت جو معیار بتایا گیا تھا وہ حقیقت تھی یا سراب؟ اور میں نے خود بھی یہ بات نوٹ کی ہے کہ تمہارے عوام وخواص بلا جھجک ہر اس حدیث کو ضعیف کہہ دیتے ہیں جو اُنکے موقف کے خلاف ہو، چاہے وہ حدیث صحیح بخاری و مسلم میں ہو یا کسی اور کتاب کی صحیح حدیث ہو۔

بطور مثال یہ دیکھیں: ( صحیح مسلم کی حدیث نمبر ۴۰۴ ) "واذا قرأ فانصتوا" ہے۔ (جب امام قرآن پڑھے تو تم چُپ ہو جاؤ) جسے خود تمہارے امام البانی صاحب نے بھی صحیح کہا ہے۔ (ارواء الغلیل ۲/۲۶۷)۔ لیکن تمہارے نواب نور الحسن خان صاحب نے اسکی سند کو کمزور کہہ کر نا قابل استدلال قرار دیا ہے۔ (عرف الجادی ص:۳۸)۔ نیز تمھاری کتاب (امتیازی مسائل ص:۳۹) پر اسے ضعیف کہا ، اور تمھاری نمائندہ تفسیر (احسن البیان ص:۲) پر صحیح مسلم کی اسی روایت "واذا قرأ فانصتوا" کی بابت لوگوں کو شک میں ڈالنے کیلئے بریکٹ میں لکھ دیا گیا "بشرط صحت"۔

کس قدر ستم ظریفی ہے کہ تم نے ان پڑھ جاہل عوام کی ایسی تربیت کی ہے کہ وہ اپنے فرقے اور مسلک کی پاسداری میں ہر اُس صحیح حدیث کو بھی ضعیف کہہ دیتے جو اُنکے موقف کے خلاف ہو۔

## موضوع و من گھڑت حدیثیں

**سنی**: آپ تحقیق و ریسرچ کا نعرہ لگاتے ہیں، آپ کی تحقیق کے مطابق من گھڑت حدیث کونسی ہوتی ہے؟

**غیر مقلد** : عربی میں اسے موضوع روایت کہتے ہیں، موضوع کا ترجمہ من گھڑت ہے، اور میرا یہ موقف میری گہری تحقیق اور تفصیلی مطالعے کا نچوڑ ہے۔ دیکھئے: (نماز نبوی: ص ۲۶۲) پر موضوع کو بریکٹ میں من گھڑت لکھا ہے۔

**سنی** : کیا آپ کی تحقیق کے مطابق ”صلاۃ الرسولؐ“ سیالکوٹی میں موضوع اور من گھڑت احادیث بھی ہیں؟

**غیر مقلد** : موضوع اور من گھڑت حدیث تو کسی کے نزدیک بھی دلیل و حجت نہیں بلکہ اس کو دلیل کے طور پر پیش کرنا علمی دنیا میں بڑا عیب شمار ہوتا ہے چونکہ ہمارے علامہ وحید الزمان صاحبؒ نے لکھا ہے کہ: ”من گھڑت روایت کو بیان کرنا بہر حال ناجائز ہے الا یہ کہ اسکے من گھڑت ہونے کی وضاحت کی جائے“۔ (کنز الحقائق ص ۲۰۹)

لہٰذا سیالکوٹی صاحب جیسا محقق عالم ایسی روایات کیونکر پیش کر سکتا ہے؟

**سنی**: آپ کی تحقیق و ریسرچ تو ٹامک ٹوئیاں معلوم ہوتی ہیں، آپ کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ صلاۃ الرسولؐ سیالکوٹی میں ایک نہیں بلکہ تین من گھڑت روایتیں موجود ہیں۔ لیکن سیالکوٹیؒ صاحب نے اس کے من گھڑت ہونے کی وضاحت نہیں لکھی۔ اور تمہیں ان کا تعین ہی نہیں گویا ساٹھ سال سے تم اُنہیں موضوع من گھڑت حدیثوں پر عمل پیرا ہو۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ تم نے انگریز حکومت کی چٹھی نمبر ۱۷۵۸ مجریہ ۳ دسمبر ۱۸۸۶ء کے مطابق جو اپنا نام اہل حدیث منظور کرایا تھا وہ اسی پس منظر میں تھا کہ حدیث صحیح ہو یا حسن ضعیف ہو یا من گھڑت تم سب پر عمل کر لیتے ہو، اگر تم صرف حدیث صحیح اور حسن پر عمل پیرا ہوتے تو تمہارا نام بھی ”اہل حدیث صحیح و حسن“ ہوتا، نیز ضعیف اور موضوع حدیثیں تمہاری کتابوں میں نہ ہوتیں اور تم اُن پر عمل پیرا نہ ہوتے۔

لیکن ان حاشیوں سے پہلے بلکہ بعد میں بھی تمہارے اکثر غیر مقلدوں کو یہ پتہ

نہیں کہ ان کی نماز کی کتابوں میں کون کون سی ضعیف و موضوع حدیثیں ہیں؟ اور تم اندھا دھند ان کتابوں پر عمل کئے جا رہے ہو۔

الغرض اب اِن کتابوں، اُنکے مصنفین اور حاشیہ نگاروں پر اعتماد کی مقدس گائے کو ذبح کر ہی دینا چاہئے۔

## موضوع و من گھڑت حدیثیں

(من گھڑت = موضوع ض = ضعیف ض+ = سخت ضعیف)

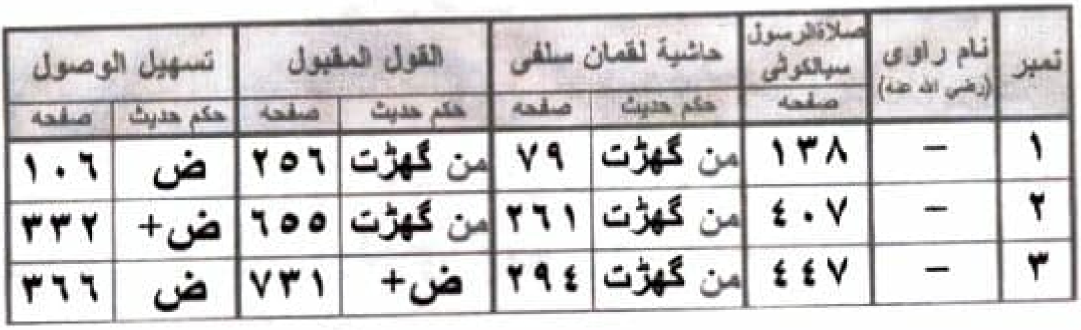

| نمبر | نام راوی (رضی اللہ عنہ) | صلاۃ الرسول سیالکوٹی | حاشیہ لقمان سلفی | | القول المقبول | | تسهیل الوصول | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | صفحہ | حکم حدیث | صفحہ | حکم حدیث | صفحہ | حکم حدیث | صفحہ |
| ۱ | — | ۱۳۸ | من گھڑت | ۷۹ | من گھڑت | ۲۵۶ | ض | ۱۰۶ |
| ۲ | — | ۴۰۷ | من گھڑت | ۲۶۱ | من گھڑت | ۶۵۵ | ض+ | ۳۳۲ |
| ۳ | — | ۴۴۷ | من گھڑت | ۲۹۴ | ض+ | ۷۳۱ | ض | ۳۶۶ |

**غیر مقلد:**

(۱) صلاۃ الرسولؐ کی (۷۱) صحیح اور حسن حدیثوں کا تضاد، (۳۳) حسن و ضعیف، (۳۲) صحیح و ضعیف اور (۷) صحیح حسن ضعیف حدیثوں کا تضاد ختم کرنا تو میرے بس کا روگ نہیں۔ اس کیلئے تو تینوں حاشیہ نگاروں کو سر جوڑ کر بیٹھنا پڑیگا۔

(۲) صلاۃ الرسولؐ کی (۱۵۵) ضعیف حدیثوں کی آپنے واضح نشاندہی کر دی ہے اور ہمارا کام بہت آسان کر دیا ہے۔ اب ہمارے طبقے کے لئے ان پر عمل سے بچنے کا ایک حل تو یہ ہے کہ ان (۱۵۵) ضعیف حدیثوں کو صلاۃ الرسولؐ کے آئندہ ایڈیشن سے نکال دیا جائے، لیکن مجھے اندر کی صورتحال کا اندازہ ہے کہ ایسا نہیں ہو سکے گا۔

(۳) یہ معلومات ہمارے ہر اہل حدیث تک پہنچنی چاہئیں تا کہ وہ ان (۱۵۵) حدیثوں پر عمل کرنے سے بچ سکے۔

(۴) ہمارے خطیبوں کو چاہیئے کہ وہ ملک گیر دورہ کر کے اپنی تقریروں میں ان (۱۵۵) ضعیف حدیثوں سے لوگوں کو آگاہ کریں۔

(۵) ہمارے مضمون نگار ادیبوں کو چاہیئے کہ وہ ہفت روزہ اور ماہانہ رسائل میں بھرپور مضامین لکھ کر اِن ضعیف حدیثوں کی بابت لوگوں کی رہنمائی کریں۔

(۶) ہماری تنظیموں کو چاہیئے کہ ہماری اس علمی گفتگو کو یا کم از کم (۱۵۵) حدیثوں کی فہرست کو چھپوا کر ہر ہر اہل حدیث تک پہنچائیں۔ خصوصا جنکے پاس سیالکوٹی صاحبؒ کی کتاب ''صلاۃ الرسولؐ'' ہے۔ نیز اِن ۱۵۵ ضعیف حدیثوں کی فہرست کو چھپوا کر تمام اہلحدیث مساجد میں آویزاں کر دینا چاہیئے۔

(۷) اگر یہ سب کچھ نہیں ہوتا تو اسکا واضح مطلب یہی ہوگا کہ ضعیف حدیثوں کی بابت ہمارے طبقے کے قول وفعل میں تضاد ہے۔

لہذا آئندہ کیلئے کم از کم اس صلاۃ الرسولؐ کی پیشانی پر لکھ دیا جائے کہ:

''اس کتاب میں ۱۵۵ ضعیف حدیثیں بھی موجود ہیں''۔

**سنی:** آپ نے بڑی ٹھوس تجاویز پیش کی ہیں، اب وقت بتائے گا کہ ان پر کتنا عمل ہوتا ہے؟

☆☆☆

# چھپے راز

## مطالعہ کریں......فیصلہ کریں!
## خود پڑھیں......اوروں کو پڑھائیں!

صوبہ پنجاب کے ایک مشہور اہل حدیث خطیب اپنے علاقہ کے ایک دیوبندی مدرسہ میں گئے اور مہتمم صاحب کو کہا کہ: ''مولوی صاحب مینو صرف نحو تے عربی گرامر پڑھا دیو'' مہتمم صاحب نے کمال محبت سے فرمایا کہ آپ آجایا کریں ہم پڑھا دیں گے۔

خطیب موصوف آئے اور چند دن پڑھ کر مہتمم صاحب کو ملے اور فرمایا: ''مولوی صاحب: اے تے بڑا اوکھا کم اے۔ اسیں تے ایدے بغیر بڑھکاں مار کے اپنا کم چلا لینے آں''

یہ بظاہر ایک عام سی بات ہے لیکن ذرا گہرائی سے دیکھیں تو یہ اہلحدیث خطباء کرام کی ایک عوامی کیفیت کی نشاندہی اور عکاسی ہے کہ وہ عام طور پر علم سے پیدل ہوتے ہیں اور دعوؤں کی گھن گرج (جسے موصوف نے بڑھکوں سے تعبیر کیا) سے اپنا کام چلاتے ہیں اور عام لوگ ان کی سریلی آواز، ان کے شیریں بیان اور ان کے بلند بانگ دعوؤں اور چیلنجوں سے اپنے تئیں مرعوب اور متاثر ہو جاتے ہیں۔

اہلحدیث حضرات ایسا میدان منتخب کرتے ہیں جہاں انہیں زیادہ مزاحمت کا سامنا نہ کرنا پڑے یہی وجہ ہے کہ ان کی دعوتی سرگرمیوں کا مرکز دیہاتی علاقے، سکول، کالج اور یونیورسٹیز کے طلبہ اور تاجر پیشہ لوگ ہوتے ہیں عام طور پر چونکہ ان حضرات کی رسائی ایسے علماء تک نہیں ہو پاتی، جو اہل حدیثوں کے طریقہ واردات اور ان کے دعوتی نشیب و فراز سے واقف ہوں، لہذا وہ یک طرفہ طور پر ان اہل حدیث خطیبوں اور مصنفوں سے متاثر ہونے لگتے ہیں۔

''چھپے راز سیریز'' کا مقصد انہی طبقوں تک اصل حقیقت کو پہنچانا ہے، وہ حقیقت جسے بلند بانگ دعوؤں، نت نئے چیلنجوں اور بقول خطیب ''بڑھکوں'' سے چھپانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس سیریز کو پڑھنے کے بعد وہ خود فیصلہ کر سکیں گے کہ ان خطیبوں اور ادیبوں کی علمی پونجی کتنی ہے؟ اور ان کے دامن میں کیا کچھ ہے؟

یہ سیریز سنی علماء، طلبہ اور عوام کے لیے بھی یکساں مفید ہے چونکہ انہیں بھی کسی نہ کسی انداز میں ان مسائل سے واسطہ پڑتا رہتا ہے۔